http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۴ ذی الحجہ تا یکم محرم ۱۴۲۱ھ مطابق ۳۱ مارچ تا ۶ اپریل ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۵

ملعون گوہر شاہی کو سزا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک اور شاندار کامیابی

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ایک یادگار تقریر

مہاتما گاندھی کا بیٹا مسلمان کیسے ہوا؟

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

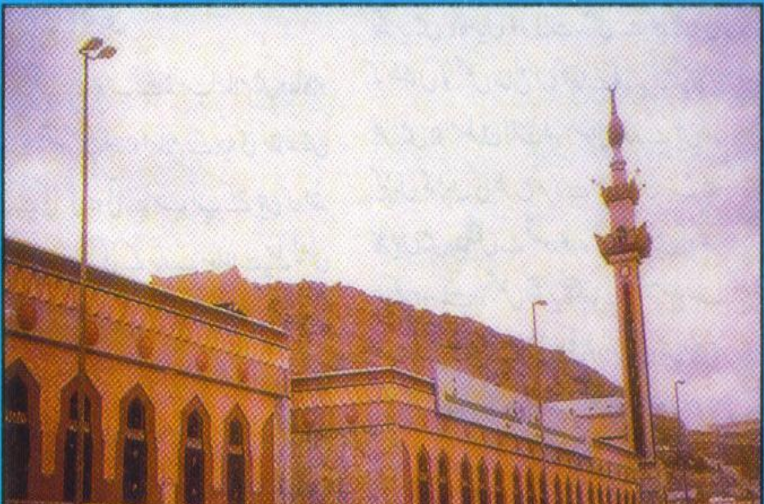

قیمت: ۵ روپے

مسئلہ تقدیر کی مزید وضاحت :

س :..... آپ نے اپنے جنگ کے کالم میں ایک خاتون کے سوال "تقدیر الٰہی کیا ہے؟" کا جواب تحریر فرمایا۔ آپ کے جواب نے ذہن میں پڑی ہوئی گرہ کو پھر سے اجاگر کر دیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ ہر چیز تقدیر الٰہی کے تابع ہے' انسان کی زندگی سے متعلق تمام باتیں پہلے سے لکھ دی جاتی ہیں۔

کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے تابع ہے یہ بات بالکل عیاں ہے ذہن میں مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ انسان کی زندگی کے تمام معاملات پہلے سے معین اور مقرر کر دیے ہیں۔ مثلاً رزق' شادی وغیرہ کے معاملات۔

پھر انسان کی زندگی میں کرنے کے لئے رہ ہی کیا جاتا ہے؟ یہ ضرور ہے کہ انسان کے ہزاروں سال کے مشاہدہ میں یہ ضرور آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ معاملات پہلے سے طے فرما دیتے ہیں مثلاً زندگی و موت' شادی جیسے معاملات (حقیقت تو یہ ہے کہ کچھ تعجب نہیں جو پروردگار عالم جوش رحمت میں ان معاملات میں بھی ردوبدل فرما دیتے ہیں) لیکن اگر تمام معاملات میں یہی صورت حال ہے تو انسان خفیف ترین کوشش بھی آخر کس لئے کرے۔

آپ نے زندگی کے تمام معاملات کے لئے جو جواب تحریر فرمایا ہے بلکہ آپ نے فیصلہ کن انداز میں تحریر فرمایا ہے اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ انسان کی ساری کوششیں لاحاصل ہیں اس کی تمام کوششوں کا نتیجہ وہی نکلتا ہے جو اس کی کوشش شروع کرنے سے پہلے لکھا جا چکا ہے' پھر وہ کسی بھی کام کے لئے سعی و کوشش کیوں کرے' جب کہ اسے معلوم ہے کہ اس کی ہر ہر سعی کا نتیجہ محض صفر کی شکل میں آتا ہے۔ نہیں! مولانا صاحب نہیں۔ پروردگار اتنے کٹھور نہیں ہو سکتے یہ محض شاعری نہیں۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

میں آپ کی توجہ ارشاد باری تعالیٰ کے ان الفاظ کی طرف بھی مبذول کرانا چاہوں گی جس کا ترجمہ ہے کہ :

"ہر شخص کو اتنا ہی ملے گا جتنی اس نے کوشش کی۔"

اب محترم یوسف صاحب! یہ دلیل نہ دیجئے گا کہ انسان کی کوشش کا فیصلہ بھی پہلے کیا جا چکا ہے یعنی یہ کہ وہ کوشش کتنی کرے گا' یہ دلیل بحث برائے بحث ہوگی کیونکہ اس کا مطلب وہی ہو جائے گا کہ ہر بات کا فیصلہ پہلے سے کیا جا چکا ہے جب کہ مندرجہ بالا آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں نکالا جا سکتا۔

خدشہ ہے کہ لاکھوں افراد جو یہ کالم پڑھتے ہیں آپ کے جواب سے زندگی کی ساری دلچسپیاں کھو چکے ہوں گے یا فکر میں مبتلا ہو چکے ہوں گے۔

دعا کا فلسفہ :

آپ کے جواب سے مذہب اسلام میں دعا کا جو فلسفہ اور تصور ہے اور جو اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے کی نفی ہوتی ہے جب آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کی زندگی کے سارے معاملات پہلے فیصل اور طے کر دیتے ہیں انسان کچھ بھی کرے' ہونا وہی ہے جو اس کی تقدیر میں لکھا ہے اب اللہ کا کوئی بندہ اپنی کسی مشکل یا مصیبت سے نجات کے لئے پروردگار عالم سے التجا اور دعا کرتا ہے تو آپ کے جواب کے موجب وہ گویا دیوار سے سر پھوڑتا ہے کیونکہ اس کی زندگی میں ہونا تو وہی ہے جو پہلے سے اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے پھر بھلا دعا کے لئے کیا جگہ باقی رہ جاتی ہے۔ پھر اس کا مطلب کیا ہے :

"اللہ تعالیٰ دعا سننے والے ہیں۔"

اور خالق کائنات کے یہ پر شفقت الفاظ کہ

"اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو" کیا معنی رکھتے ہیں؟

یہ بھی یاد رکھئے (Trigidity) اور رحمت یکجا نہیں ہو سکتے آپ نے اپنے جواب میں جو کچھ فرمایا ہے اس کے مطابق تو انسان کو ہمدردی سے پر ان الفاظ کے برخلاف بالکل مایوس ہو جانا چاہئے کیونکہ بقول آپ کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کی دعائیں اس کی التجائیں اور اس کی ساری زندگی کی کوششیں کوئی سعی نہیں رکھتیں۔

تیسری بات جو آپ کے جواب کی تردید کرتی ہے وہ اقوام عالم کی تاریخ ہے آج امریکہ اور یورپ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے کم از کم مادی ترقی کے لحاظ سے (ویسے اخلاقی لحاظ سے بھی وہ مسلمانوں سے کہیں بہتر ہیں) ان کی یہ ترقی صرف اور صرف ان کی انتھک محنت اور مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اب اگر آپ یہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں پہلے سے ایسا لکھ دیا ہے تو آپ کو وہ تمام باتیں تسلیم کرنا ہوں گی۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان اقوام کی تقدیر میں جن کو ہم کافر اور گمراہ قوم کہتے ہیں کامیابیاں اور آسائشیں لکھی ہیں اور یہ کہ ان کی کوششوں کا ان کو اجر دیتے ہیں۔ دوم یہ کہ انہوں نے اپنے پیروؤں اور نام لیوا قوموں کی تقدیر میں ناکامیاں اور ذلت لکھی ہے اور ان کی کوششوں کو محض ضائع کرنا لکھا ہے اور یہ کہ آج دنیا بھر میں جو مسلمان ذلت اور رسوائی اٹھا رہے ہیں اور کیڑوں مکوڑوں کی طرح مر رہے ہیں تو ان سب تباہ کاریوں میں وہ بالکل بے قصور اور بری الذمہ ہیں کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض تقدیر کا لکھا ہے۔ محترم یوسف صاحب! یہ قوم پہلے ہی اپنی کاہلی اور کرپشن میں انتہا کو پہنچ چکی ہے اب اسے اور بے عملی کا ٹریکیولائزر نہ دیجئے یہ پہلے ہی خواب خرگوش میں بے خود ہے اسے یہ بتائیے کہ :

(باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ کیجئے)

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۴۵	۲۴ ذی الحجہ تا یکم محرم ۱۴۲۱ھ مطابق ۳۱ مارچ تا ۶ اپریل ۲۰۰۰ء	جلد ۱۸

سرپرست:
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ:
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر:
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

گوہر شاہی کو عدالت کی جانب سے سزا ...... (اداریہ) 4

ملعون گوہر شاہی کو سزا ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک اور کامیابی 6

ملعون گوہر شاہی کے سیاہ کارنامے دار کون؟ ...... (علامہ احمد میاں حمادی) 9

گوہر شاہی کے خلاف درج ایف آئی آر کا ترجمہ ...... (علامہ احمد میاں حمادی) 15

سابقہ قادیانی کی کوئی مسلمان کیسے ہوا؟ ...... (محمد یاسین شورو) 18

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ایک یادگار تقریر ...... (حضرت مولانا تاج محمود) 19

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ...... (مولانا محمد اکرم طوفانی) 24

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35, STOCKWELL GREEN LONDON, SW9 9HZ. U.K. PHONE: 0207-737-8199

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہر شاہی کو عدالت کی جانب سے سزا !

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت اور رہنمائی کے لئے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع فرمایا جس کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ہوئی۔ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی روشنی میں امت محمدیہ کا قطعی اور متواتر عقیدہ و نظریہ چلا آرہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور رسول ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو عہدۂ نبوت و رسالت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا' اور اس بات پر بھی امت کا اتفاق و اتحاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویدار در حقیقت وحدتِ ملی کا دشمن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کذاب اور دجال ہے۔ تاریخ اسلامی میں بہت سے طالع آزماؤں نے سیاسی اغراض اور ذاتی مقاصد کے حصول کی خاطر نبوت و رسالت' مسیحیت و مہدویت کے جھوٹے دعوے کرکے خلق خدا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی' چنانچہ گزشتہ صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز سامراج کی ایماء پر مسیح' مہدی' نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا' اور قرآن و حدیث کی بے شمار نصوص قطعیہ میں تحریف کی' انبیاء کرام علیہم السلام اور سلف صالحین کی توہین اور علماء امت کی تذلیل کرکے اپنے مذموم عزائم کا برملا اظہار کیا۔ بالآخر ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو وہ خائب و خاسر ہو کر دنیا سے رخصت ہوا۔ اس کے پیروکاروں سے مسلمانوں نے طویل جنگ لڑی۔ حکمرانوں اور اسلام دشمن قوتوں کی سرپرستی کے باوجود ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی فتنہ قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے کافر ہونے کا اعلان کیا۔ ماضی قریب میں قادیانیت کی طرز پر روحانیت اور تصوف کی آڑ میں اسلام دشمن مغربی طاقتوں کی کوکھ سے گوہر شاہی کے نام سے ایک نئے فتنے نے جنم لیا۔ اس فتنہ کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے' جس نے قرآن مجید کی تحریف اور کلمہ طیبہ میں تبدیلی کرکے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا۔ چاند' سورج اور حجر اسود میں اپنی ناپاک شبیہ نظر آنے اور براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و تربیت حاصل کرکے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے جانے کا دعویٰ کیا اور اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تشہیر و تبلیغ اور پرچار کے لئے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے "انجمن سرفروشان اسلام" نامی تنظیم قائم کی اور عوام الناس میں اس بات کی خوب تشہیر کرائی کہ اب دنیا کو روحانیت کی ضرورت ہے' خدا تعالیٰ تک رسائی کے لئے نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ ظاہری عبادات کی ادائیگی کی بجائے ذکر اللہ کی ضرورت ہے' اور اس ذکر کے ذریعہ مسلم اور غیر مسلم کی تمیز ختم کرتے ہوئے یہ اعلان کروایا کہ مسلم' ہندو' عیسائی' یہودی' قادیانی اور سکھ وغیرہ سب خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں اور میری اس تنظیم میں شامل ہو کر ہر مذہب کے لوگ خدا تعالیٰ کو راضی کرسکتے ہیں۔ میں اپنی روحانیت کے بل بوتے پر سب کو خدا تعالیٰ سے ملوادوں گا۔

ایسے کفریہ اور الحادی نظریات کے پرچار کے لئے اس نے اندرون و بیرون ملک اسلام دشمن طاقتوں سے بے پناہ دولت بٹوری' سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ملک کے طول و عرض میں دیواروں پر اشتعال انگیز چاکنگ اور بے پناہ لٹریچر شائع کرا کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی اور ہر آئے دن دولت و ثروت کے بل بوتے پر مختلف طریقوں سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی آگ کو بھڑکا کر اسلام دشمن قوتوں کو خوش کرنے کا وطیرہ اپنایا اور وقتاً فوقتاً مہدویت' مسیحیت' نبوت و رسالت کے دعوے کرکے ان مقدس اصطلاحات کا سرعام مذاق اڑایا۔ اس فتنہ کی بڑھتی ہوئی جارحیت اور اسلام دشمن سرگرمیوں کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے قادیانیت کی طرز پر اٹھنے والے اس نئے فتنے کو لگام دینے کے لئے جہاں تحریری و تبلیغی جہاد شروع کیا' وہاں اس کے کفریہ عقائد و عزائم کی بناء پر اس کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرکے اس کے خلاف قانونی جنگ لڑنے کا فیصلہ بھی کیا تاکہ کفر کے اس سیلاب کا راستہ روک کر مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا فریضہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر اور جماعت کے بزرگ رہنما علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے مورخہ ۲/ مئی ۱۹۹۹ء کو ٹنڈو آدم تھانے میں خود جا کر ملعون ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہینِ قرآن' توہینِ رسالت اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے جرم میں کرائم نمبر ۹۹/۱۰۸ کے توسط سے مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کرایا' جس میں علامہ احمد میاں حمادی نے اپنے مؤقف کو درج کراتے ہوئے کہا کہ :

"مورخہ ۸/دسمبر ۹۸ء کو روزنامہ "امت" کراچی اور روزنامہ "کاوش" حیدر آباد کا میں نے مطالعہ کیا تو ریاض احمد گوہر شاہی ساکن خدائی بستی نزد کوٹری ضلع دادو کا انٹرویو پڑھا' جس میں گوہر شاہی کے مندرجہ ذیل دعاوی پڑھے: جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں' حضور پاک سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں' کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ میرا نام شائع کرانے میں کوئی جرم نہیں' قرآن مجید کی سورۃ ۱۰'۱۱'۱۲'۱۳اور ۱۵ کا ابتدائی جملہ (آلر) کی بابت اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا ہے (الف سے اللہ)(ل) سے لا الہ الا اللہ (ر) سے ریاض احمد گوہر شاہی مراد ہے (نعوذ باللہ)' اپنے مریدوں کے حوالے سے اس نے امام مہدی کا دعویٰ کیا ہے' قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش والی زندگی گزارنے کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کرنے سے ملا کر جائز قرار دیا ہے' اسلام کے بنیادی ارکان نماز' روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر اور غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دے کر ارکان اسلام کی توہین کی ہے۔"

جماعت نے مندرجہ بالا کفریہ عقائد کی روک تھام کے لئے ایف آئی آر درج کرا کر قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کیا اور کیس کے مدعی کی حیثیت سے پیروی کرتے ہوئے اس فتنہ کے کفریات و خرافات پر مبنی لٹریچر اور تصوف کی آڑ میں گوہر شاہی کی حیا سوز حرکات و سکنات پر مبنی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں عدالت میں پیش کیں۔ چنانچہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت (اے ٹی سی) میرپور خاص ڈویژن کے جج جناب جسٹس عبدالغفور میمن کی عدالت میں یہ کیس چلا۔ عدالت نے طرفین کے دلائل سنے' دونوں طرف سے وکلاء نے اپنے اپنے دلائل دیئے۔ سماعت کی تکمیل پر عدالت نے توہین قرآن' مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے اور توہین رسالت کا جرم ثابت ہو جانے پر ملعون گوہر شاہی کو گستاخ رسول قرار دے کر مجموعی طور پر اسے بانوے (۹۲) سال قید بامشقت اور ایک لاکھ ستر ہزار (۱۷۰۰۰۰) روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ مورخہ ۱۱/مارچ ۲۰۰۰ء کو یہ حکم سنایا گیا' ملعون کو دفعہ ۲۹۵ اے کے تحت دس سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ' دفعہ ۲۹۵ بی کے تحت عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ' دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ' دفعہ ۶ بی' ۷ بی اے ٹی اے کے تحت پچیس سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ دفعہ ۹/۸ کے تحت سات سال قید بامشقت اور پندرہ ہزار روپے جرمانے کی سزا ہوئی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں تقریباً چار سال دو ماہ قید کی مزید سزا بھگتنی ہو گی۔ اس سزا کے ملنے پر بڑی تعداد میں لوگوں نے علامہ احمد میاں حمادی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا اور خصوصی عدالت کے جج جناب جسٹس عبدالغفور میمن اور مسلمان وکلاء کو خراج تحسین پیش کیا اور تادم تحریر یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ناموس رسالت کے تحفظ کے سلسلہ میں اس کوشش و جدوجہد کو شرف قبولیت بخشے اور اس میں حصہ لینے والے تمام افراد کے لئے نجات اخروی اور شفاعت نبوی ﷺ کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

ملعون گوہر شاہی ان دنوں مفرور ہے اور بیرون ملک اپنے آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر ملک و ملت' عدلیہ اور علماء کرام کے خلاف ہرزہ سرائی میں مصروف ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مطالبہ کرتی ہے کہ اس گستاخ رسول کو حکومت اپنے ذرائع سے بلا کر سزا پر عملدرآمد کرائے' کیونکہ اس ملک کی بنیاد نظریہ اسلام پر رکھی گئی ہے' اسلامی معاشرے کی تمنا اور آرزو پر لاکھوں مسلمانوں کا خون اس ملک کی بنیادوں میں شامل ہے' لیکن افسوس کہ وطن عزیز میں نام نہاد آزادی رائے کی آڑ میں ہر کس و ناکس کو ننگا ناچ ناچنے کی اجازت ہے' جس کا جی چاہے روحانیت اور تصوف کی آڑ میں کھلا کفر و الحاد اور زندقہ پھیلا تا رہے۔ وزارت مذہبی امور کو بھی اس سے کوئی سروکار اور دلچسپی نہیں کہ اسلام کے نام پر کون صریح کفر اور زندقہ پھیلا رہا ہے اور کون تصوف کی آڑ میں روحانیت کا جھانسہ دے کر دین و شریعت کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ گوہر شاہی کی سرگرمیاں روز اول سے مشکوک تھیں' اس کی حیرت انگیز تیز رفتاری' اندرون و بیرون ملک اس کی تشہیر اور اس کی تنظیم میں دولت کی ریل پیل بہت سے شکوک و شبہات کو جنم دے رہی تھی' اس کی تحریک میں بہت سی ایسی علامتیں پائی جاتی تھیں جو یہود کے آلہ کاروں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس تناظر میں عدالت کا یہ فیصلہ قابل ستائش اقدام ہے' اس پر عملدرآمد کرنے کے ساتھ ساتھ اس طرح کی دیگر تنظیموں پر بھی مکمل پابندی لگا کر ان کے سرکردہ افراد کو عبرتناک سزا دی جائے۔ آج کل کراچی کے مختلف مقامات سے اس قسم کی شکایات بڑی تیزی کے ساتھ موصول ہو رہی ہیں کہ کچھ نام نہاد قرآن فہمی کے دعویدار درس قرآن کے نام سے سادہ لوح مسلمانوں کو گھروں میں بلا کر خفیہ طور پر درس قرآن کی آڑ میں ان کے ایمان خراب کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں' ان کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی کسی گہری سازش کے تحت یہ مشن چلا رہے ہیں۔ انتظامیہ کو ایسے افراد کا سراغ لگا کر دین اسلام کو نقصان پہنچانے والے افراد کے خلاف فوری کارروائی کرنی چاہئے۔

اللہ کی پکڑ آن پہنچی

ملعون گوہر شاہی کو سزا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک اور شاندار کامیابی

ملزم توہینِ رسالت' توہینِ قرآن اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کا مجرم ہے

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی و سرپرست اعلیٰ اور عالمی روحانی تنظیم کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت سے توہینِ رسالت' توہینِ قرآن مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا مجرم ثابت ہونے پر ہفتے کے روز اپنے فیصلے میں تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی ہے۔

انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں میرپور خاص کا تفصیلی فیصلہ سامنے آنے کے بعد گوہر شاہی کے مجرمانہ افعال کی تفصیلات بھی سامنے آئیں گی اور یہ فیصلہ پاکستان میں ہی نہیں پوری دنیا میں کفر کی طاقتوں کے آلہ کار عناصر کے خلاف نظیر بنے گا اور اس کی مذموم سرگرمیوں کو بے نقاب کرے گا۔

گوہر شاہی اور اس کی تنظیموں نے فاضل عدالت پر نہ صرف عدالتوں کے خلاف بے ہودہ اور گمراہ کن الزامات لگانا شروع کئے ہیں' بلکہ یہ پروپیگنڈا شروع کیا ہوا ہے کہ توہینِ رسالت کے قانون کا غلط استعمال کیا گیا ہے اور یہ کہ گوہر شاہی کی طرف سے ختم نبوت کے دعویٰ کی بار بار واضح تردید کرنے اور ختم نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو کافر اور ملعون قرار دینے کے باوجود ان کے خلاف بد عقیدہ عناصر نے جھوٹا مقدمہ دائر کیا اور سندھ کی حکومت اور مخصوص لابی نے بھی گوہر شاہی کے مخالفین کا ساتھ دیا۔

یہ وہی گمراہ کن اور مجرمانہ انداز ہے جو اب تک توہینِ رسالت کا مجرم قرار پانے والے غیر مسلم اپناتے رہے ہیں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے کہیں بھی ریاض احمد گوہر شاہی کو کافر اور مرتد قرار نہیں دیا' عدالت اگر انہیں مرتد قرار دیتی تو اس کی تو اسلام میں موت کے سوا کوئی دوسری سزا ہے ہی نہیں عدالت نے تو ریاض احمد گوہر شاہی کو مسلمان ہی سمجھا اور اس حیثیت میں وہ توہینِ رسالت' توہینِ قرآن اور دیگر جرائم کے جرم مرتکب قرار پائے۔ اس کی انہیں سزا سنائی' گوہر شاہی اور ان کی جماعت نے سزا کے خلاف رد عمل میں جو وضاحت کی ہے کہ گوہر شاہی نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا یہ قطعی غیر متعلق ہے کیونکہ ان پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے کا جرم ثابت ہو جاتا تو پھر انہیں سنگین ترین سزا ملتی۔

گوہر شاہی کو توہینِ رسالت اور توہینِ قرآن کی سزا ملنے کے بعد غیر مسلم اقلیتوں کا یہ پروپیگنڈا بھی دم توڑ گیا ہے کہ توہینِ رسالت اور توہینِ قرآن اور مذہبی جذبات مجروح کرنے سے متعلق آزادی مجروح کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اس فیصلے نے اس مؤقف کو درست ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان چونکہ اللہ تعالیٰ اور آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی تعلیمات کے مطابق تمام رسولوں اور انبیا کرام اور آسمانی کتب کو مقدس سمجھتے ہیں اور ان تمام پر ایمان لانا ان کی ایمانیات کا لازمی حصہ ہے' اس لئے یہ قوانین تمام مذاہب کے تقدس کو برقرار رکھنے اور ان کے خلاف کسی طرح کی بھی ہرزہ سرائی کو روکنے کے لئے بنائے گئے ہیں' اس میں مسلمان' عیسائی وغیرہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔

گوہر شاہی کے خلاف توہینِ رسالت کا یہ مقدمہ ٹنڈو آدم میں درج ہونے والا پہلا مقدمہ تھا جس کا میرپور خاص کی عدالت نے ہفتے کے روز فیصلہ سنایا البتہ گوہر شاہی کے کارندوں کو توہین رسالت اور توہین قرآن کے مقدمے میں مظفر گڑھ کی ایک فاضل عدالت ۱۷ سال قید اور جرمانے کی سزائیں گزشتہ سال سنا چکی ہے۔ گوہر شاہی کے خلاف ٹنڈو آدم تھانے کا ایک اور مقدمہ جو انہی دفعات کے تحت درج ہوا تھا' ابھی میرپور خاص کی عدالت میں ہی زیر سماعت ہے اس مقدمہ نمبر ۹۹ / ۲۸۵ مورخہ ۱۸ / اکتوبر ۱۹۹۹ء میں گوہر شاہی کے ساتھ انجمن سرفروشان اسلام کے ترجمان اخبار نوائے سرفروش کے ایڈیٹر سید ظفر کاظمی' پبلشر اور انجمن کے عالمی امیر وصی محمد قریشی سب ایڈیٹر محمد صادر روشن اور زبیر شاہی بھی ملزم ہیں۔ یہ مقدمہ اس بنیاد پر درج کرایا گیا ہے

صدائے سرفروش میں گوہر شاہی کا توہین رسالت پر مبنی یہ بیان شائع ہوا تھا کہ (نعوذباللہ) گوہر شاہی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحیں آسمان پر ساتھ رہتی تھیں' جن میں بڑی محبت تھی' جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر تشریف لائے تو انہوں نے حجر اسود میں گوہر شاہی کی شبیہ دیکھ کر اسے بوسہ دیا۔ اس طرح گوہر شاہی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ کے رسول نے پہلی مرتبہ صرف ان کی شبیہ دیکھنے کی وجہ سے بوسہ دیا اور اب دنیا بھر کے مسلمان بھی حج اور عمرہ کے موقع پر اسی لئے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔

گوہر شاہی کی نام نہاد تعلیمات اس قدر بے سروپا اور اللہ تعالیٰ' اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' قرآن پاک' صحابہ کرامؓ اور شعائر اسلام کی توہین پر مبنی ہیں کہ کسی مسلمان تو کجا غیر مسلم سے بھی اس کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ وہ اسلام کے نام پر روحانی لیڈر بن کر تصوف کی آڑ لے کر دنیا بھر میں مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور غیر مسلموں کو بھی یہ باور کرا رہے ہیں کہ ان کو ایمان لانے اور کفر سے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے مقرب خاص بن سکتے ہیں اور ایمان لانے والوں سے بڑھ کر درجات حاصل کر سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی اسلام' روحانیت اور تصوف کا نام استعمال کر کے کفر کی طاقتوں کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں اتنا آگے بڑھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی درازرسی کھینچنے کا فیصلہ کر لیا اور کمزور بے سہارا افراد کو غیرت ایمانی سے نواز کر میدان میں لا کھڑا کیا اس لئے گوہر شاہی کا کوئی حربہ ان پر کارگر ثابت نہیں ہوا۔ یہی نہیں بلکہ انتظامیہ اور پولیس بدنام ادارے سمجھے جاتے ہیں اور یہ تصور ہے کہ ان میں کام کرنے والے لوگوں کو اکثریت کو غیرت اسلام' ایمان سے کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان اداروں سے ہی ایسے ایمانی غیرت رکھنے والے لوگ مقابلے میں کھڑے کر دیئے کہ کوئی ان کے ضمیر کو خرید نہ سکا' اور آخر میرپورخاص کی خصوصی عدالت کے جج جناب عبدالغفور میمن نے گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت' توہین قرآن پاک کے جرم میں اپنا تاریخی فیصلہ سنادیا۔ جناب عبدالغفور میمن اس سے پہلے روزنامہ "الک" حیدرآباد کی انتظامیہ کے خلاف توہین انبیاؑ کے مقدمے میں سزا سنا کر اور پولیس افسران کو سزا دے کر ایک جرأت مند اور قانون کے پاسبان جج کی حیثیت سے شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

گوہر شاہی کے مفرور ہونے کے سبب سرکاری خرچ سے ان کی طرف سے صفائی کے لئے مقرر کئے گئے' میرپورخاص کے وکیل نظام پیرزادہ نے بھی گوہر شاہی کو بچانے کا نہ صرف حق ادا کر دیا' بلکہ وکالت کے جوہر دکھاتے ہوئے وہ اتنا آگے بڑھ گئے کہ مسلمانوں کے دیگر مکاتب فکر کے خلاف بھی انہوں نے ناروا اور سنگین الزامات لگانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جس پر فاضل جج نے سماعت کے دوران انہیں ایک موقع پر ٹوکا اور یہ آبزرویشن دی کہ وکیل صاحب آپ ایسی غیر متعلق باتیں نہ کہیں جو پھر خود آپ کے ہی گلے میں پڑ جائیں۔

نظام پیرزادہ صاحب نے خود برملا بتایا کہ گوہر شاہی کے لوگ ان سے ملے تھے اور انہیں کافی متعلقہ مواد فراہم کیا ہے مزید کیا کچھ فراہم کیا ہوگا یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن فاضل عدالت کا تفصیلی فیصلہ آنے کے بعد بہت سی نئی چیزیں سامنے آئیں گی۔

عدالت کا فیصلہ آنے کے بعد صوبے اور ملک کے طول و عرض کے یہ درست مطالبہ آیا ہے اور خود گوہر شاہی کا بھی مطالبہ رہا ہے کہ حکومت اعلیٰ سطح پر گوہر شاہی کے اصل کردار' عزائم' سرگرمیوں' اس کی دولت' اثر و رسوخ کے بارے میں تحقیقات کرائے اور قوم کو حقائق سے آگاہ کیا جائے کہ گوہر شاہی روحانی رہنما کے بہروپ میں دراصل کیا کچھ کر رہے ہیں اور پھر قانون کے مطابق ان کی سرگرمیوں پر پابندی بھی لگائی جائے اور مزید احتسابی عدالتی کارروائی بھی عمل میں لائی جائے۔ اس وقت گوہر شاہی کی تنظیموں کے عہدیدار گوہر شاہی کی اور اپنی دولت بچانے چھپانے کے لئے سرگرم ہو گئے ہیں۔ عدالت کے فیصلے نے کئی کی آنکھیں کھول دی ہیں کچھ گوہر شاہی کے مخالفین سے انتقام لینے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

گوہر شاہی مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور مسلمانوں میں اختلافات کا سہارا لے کر یہ باور کرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ وہ چونکہ فلاں مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے مخالف مکتبہ فکر کے علماء اور دیگر افراد ان کے خلاف سرگرم ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام مسلم مکاتب فکر کے جید علماء اور مفتی کرام اپنے فتاویٰ میں گوہر شاہی کی نام نہاد تعلیمات کو گمراہ کن' باطل' شعائر اسلام کی توہین سے بھی بڑھ کر قرار دے چکے ہیں اور کسی نے انہیں روحانیت اور تصوف کے کسی زمرے میں شمار نہیں کیا۔ اس لئے ان فتاویٰ کی روشنی میں بھی خصوصی عدالت کا فیصلہ قطعی درست ہے۔ ہفت روزہ "تکبیر" روزنامہ "امت" خصوصاً اور دیگر جرائد کی طویل کوششوں

سے گوہر شاہی کے باطل نظریات منظر عام پر آنے کے بعد خود گوہر شاہی کے پیروکاروں کی بڑی تعداد تائب ہو چکی ہے اور اب عدالتی فیصلے کے بعد گوہر شاہی فتنے سے عام مسلمان بھی محفوظ رہ سکیں گے۔

گوہر شاہی اور ان کی جماعت کو اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کرنے کا پورا حق حاصل ہے لیکن جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے کہ کروڑوں لوگ گوہر شاہی کی تعلیمات کے پیروکار ہیں اس لئے گوہر شاہی صاحب کو چاہئے کہ وہ پاکستان واپس آئیں اور اعلیٰ عدالتوں میں اپنی صفائی بھی پیش کریں اور اپنے تصوف اور روحانی قوت کی برتری بھی ثابت کریں۔ لیکن ہوا یہ کہ توہین رسالت کے مقدمے میں تمام تر حربے اور حیلے بہانے استعمال کر کے جب وہ رکاوٹ نہ ڈال سکے اور ضمانت بھی اعلیٰ عدالتوں سے حاصل کرنے میں ناکام رہے تو ملک سے خاموشی سے فرار ہو نا ہی انہوں نے آخری چارہ کار سمجھا جو خود ان کے نظریات کے بودے پن کی دلیل ہے۔

بعد میں مقدمہ نمبر ۹۹/۱۰۸ مورخہ ۲/مئی ۱۹۹۲ء کا چالان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت حیدر آباد ڈویژن میں پیش کیا تھا۔ عدالت کے فاضل جج جناب عبدالغفور میمن نے مقدمے کی سماعت کے بعد ہفتہ ۱۱/مارچ کو فیصلے کا اعلان کیا۔

عدالت نے ریاض احمد گوہر شاہی کو توہین رسالت' توہین قرآن پاک' مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور دیگر جرائم ثابت ہونے پر دفعہ ۲۹۵اے کے تحت ۱۰ سال قید بامشقت' ۵ ہزار جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید ۶ ماہ قید سخت' دفعہ ۲۹۵ بی کے تحت عمر قید' ۵۰ ہزار روپے جرمانہ اور جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال قید بامشقت اور ۲۹۵ سی کے تحت عمر قید بامشقت' ۵۰ ہزار جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ پر مزید ایک سال قید سخت کی سزا سنائی اس کے علاوہ انسداد دہشت گردی ایکٹ کی دفعات ۶'بی' ۷'بی کے تحت ۵۰ ہزار روپے جرمانہ اور جرمانہ نہ ادا کرنے پر مزید ۸ ماہ

گوہر شاہی کو دی گئی سزا پر عوام کی جانب سے خیر مقدم

انجمن سر فروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ اور عالمی روحانی تنظیم کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے توہین رسالت' توہین قرآن پاک اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کے الزام میں دفعات ۲۹۵ اے' ۲۹۵ بی' ۲۹۵ سی' اے ٹی اے کے تحت ٹنڈو آدم تھانے میں مقدمہ درج کرایا تھا۔ اے ایس آئی محمد اسحٰق سنگرا س نے اس کی تحقیقات کی تھی اور

قید بامشقت کی سزائیں بھی سنائیں۔ عدالت میں حاضر نہ ہونے پر عدالت نے مجرم گوہر شاہی کو مفرور قرار دے دیا تھا اور ان کی طرف سے سرکاری خرچ پر نظام پیرزادہ ایڈووکیٹ کو صفائی کا وکیل مقرر کیا تھا۔ استغاثہ کی پیروی پبلک پراسیکوٹر انور جمال ایڈووکیٹ نے کی۔ یہ مقدمہ بنیادی طور پر روزنامہ "امت" اور دیگر ایک دو اخبارات میں عمومی طور پر ۸/دسمبر ۱۹۹۸ء کو ریاض احمد گوہر شاہی کی شائع ہونے والی پریس کانفرنس (جو اس نے ۷/دسمبر ۹۸ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹری میں کی تھی) اور گوہر شاہی کی سالگرہ پر شائع ہونے والے ایک اسٹیکر کی بنیاد پر درج کرایا گیا تھا۔ رنگین اسٹیکر میں چاند' سورج' حجر اسود کی تصاویر شائع کی گئی تھیں جن میں گوہر شاہی کی شبیہ نظر آنے کا دعویٰ کیا تھا اور درمیان میں کلمہ طیبہ اس طرح لکھا گیا تھا کہ اس میں تحریف کی گئی تھی۔ لاالہ الا اللہ کے بعد محمد رسول کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی اس طرح لکھا گیا تھا کہ یہ پورا اللہ بھی پڑھنے میں آرہا تھا۔ ملک بھر میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ ہے جن میں گوہر شاہی کو معزز عدالت نے سزا سنائی ہے۔

روحانیت کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم' آخری کتاب آسمانی قرآن پاک اور اسلام کے فرائض اور مسلمہ اور متفقہ تعلیمات کا مذاق اڑانے والے شاتم رسول ریاض احمد گوہر شاہی کو قرار واقعی سزا ملنے پر حیدر آباد' کوٹری' میرپور خاص' ٹنڈو آدم' سانگھڑ اور دیگر چند علاقوں میں خصوصاً سندھ اور پورے ملک میں مسلمانوں کی غالب اکثریت نے نہایت مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا ہے اور زور دیا کہ حکومت پاکستان مجرم کو گرفتار کرے اور اس کی توہین رسالت' توہین قرآن اور اسلام کا دانستہ مذاق اڑانے کی مجرمانہ سازشوں' سرگرمیوں اور لٹریچر پر پابندی لگائی جائے۔ شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو انجام تک پہنچانے کے سلسلے میں بزرگ دینی رہنما علامہ احمد میاں حمادی کی جان توڑ دلیرانہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پر جدوجہد کو خصوصاً بے حد خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے جب کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں' شہری انتظامیہ' بالخصوص فاضل عدالت اور ٹنڈو آدم میں پولیس کے کردار کو بھی سراہا جارہا ہے۔ (بشکریہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی)

فتنہ گوہر شاہی کے سدباب کا ذمہ دار کون؟

ریاض احمد گوہر شاہی کی ہفوات اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قانونی چارہ جوئی

علامہ احمد میاں حمادی

مودبانہ گزارش ہے کہ یہ ایک ناقابل تردید وانکار حقیقت ہے کہ روئے زمین پر یہ ملک منفرد ہے' جسے نظریاتی بنیادوں پر طویل جدوجہد کے بعد حاصل کیا گیا ہے' مگر یہ بھی اپنی جگہ ناقابل انکار مشاہداتی حقیقت ہے کہ اسلامی بنیادوں' بالخصوص ذات قدسیہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بے حرمتی اس ملک میں ہوئی اور ہو رہی ہے اور کسی بھی غیر مسلم رہنما یا غیر اسلامی مذہب کی بے حرمتی نہیں ہو رہی ہے۔ اسلام کے لیبل سے' اسلام کی تکذیب اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مقدس سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و تحقیر ہو رہی ہے۔ (استغفر اللہ' معاذ اللہ)

قادیانیوں سے جان نہیں چھڑائی جا سکی کہ انہیں کی شہ پر ان سے بدتر نہیں تو انہیں جیسا ظالم گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نام نہاد پیر عرف گوہر شاہی منحوس نے اسلامی' روحانی تحریک "انجمن سرفروشان اسلام" کے نام سے خورشید کالونی خدا کی بستی نزد کوٹری سندھ میں بڑے منظم طریقہ کے ساتھ توہین اسلام و توہین و تحقیر و تکذیب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک شروع کر دی ہے۔ اس کی نمایاں اور موٹی موٹی کفریات اور تکذیب و توہین رسالت کی باتیں مندرجہ ذیل ہیں:

ملاحظہ ہو: "حق کی آواز"

(حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کے روحانی فرمودات کا مجموعہ)

مرتبہ: نام نہاد علامہ تقی محمد قادری'

شائع کردہ: سرفروش پبلی کیشنز پاکستان سے

اقتباسات:

"میری ظاہری تعلیم میٹرک ہے اور میں نے باضابطہ کسی مدرسہ سے دینی تعلیم حاصل نہیں کی البتہ روحانی تعلیم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے۔ اس وقت بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔ جتنا مجھے علم ہوتا ہے اور حکم ہوتا ہے بتاتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں۔" (حق کی آواز)

گوہر شاہی نے کہا کہ:

"جب ہم اس مشن کو پھیلانے کے لئے آئے تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! ہم نہ تو عالم ہیں نہ مولوی' ہماری بات کون مانے گا؟ تو حضور اکرم نے فرمایا: آپ جائیں ہم خود منوالیں گے' اور آج منوا رہے ہیں۔" (ص: ۳۲ حق کی آواز)

گوہر شاہی نے کہا کہ:

"انجمن سرفروشان اسلام کا روحانی مشن ہم نے اپنی مرضی سے شروع نہیں کیا بلکہ اس مشن کو اللہ تعالیٰ اور حضور پاک کی رضا حاصل ہے۔"

(صفحہ ۱۴ کتاب حق کی آواز)

"ہمیں منجانب الٰہی حکم ہے کہ ہم حق بات لوگوں تک پہنچائیں۔"

(صفحہ ۵۵ کتاب حق کی آواز)

"ہمیں نام نمود کی کوئی ضرورت نہیں ہم تو جنگل میں رہنا پسند کرتے لیکن اس کے حکم پر دوبارہ شہر کا رخ کیا' ہم جو کچھ کہتے ہیں منجانب اللہ کہتے ہیں۔" (صفحہ ۲۹ حق کی آواز)

"نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' عبادات ہیں روحانیت نہیں' روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک کے ذریعہ اللہ اللہ کرنا ہے' جس کے ذریعہ انسان میں نور پیدا ہوتا ہے اور اس نور کے ذریعہ انسان میں موجود دیگر مخلوقات بھی بیدار ہو کر اللہ اللہ کرنے لگ جاتی ہے' پھر یہ نمازیں پڑھتی ہیں' روزے رکھتی ہیں' ان کا یہ عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔"

(ص: ۳ کتاب حق کی آواز)

واضح ہو کہ اس کی کفریہ بکواس کو اس کی مذکورہ بالا کتاب کی بکواسات کی روشنی میں پڑھا جائے' جس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اس کی یہ خلاف اسلام بکواس اور دیگر کفریہ اور توہین رسالت سب (نعوذ باللہ) سرور کائنات رسول پاک ﷺ نے ہی اس کو سکھائیں اور بتائیں جن کو یہ بتا اور سکھا رہا ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

اس کے غیر مسلم مریدوں نے (بقول اس کے) جشن ولادت کے موقع پر ایک اسٹیکر شائع کروایا جس پر ڈیزائن کردہ اللہ کے نام کے اندر کلمہ طیبہ کا حصہ لاالہ الااللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ پر ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا ہے۔ اس کے بارے میں یہ شخص کہتا ہے کہ "جشن ولادت" کے موقع پر ایک رنگین اسٹیکر آرائے جی ایس انٹر نیشنل انگلینڈ نے جاری کیا' جس میں کلمہ اور میرا نام لکھا تھا حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہ تھی پھر بھی مخالفوں کے شر کی وجہ سے فوری ضبط کر لیا۔ اس فورم میں غیر مسلموں کی بڑی تعداد شامل ہے' ان کی جانب سے اسٹیکر "جشن ولادت" کے موقع پر نکالا گیا جس کا ہمیں پیشگی قطعی علم نہ تھا۔ چونکہ اس فورم میں غیر مسلم خصوصاً ہندو' سکھ' عیسائی مذاہب کی تعداد جنون کی حد تک ہماری معتقد ہے۔ وہ غیر مسلم ہونے کے ناطے لاالہ الااللہ کے قائل ہیں' لیکن محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے ہم نے حکمت کے تحت لاالہ الااللہ کا قائل کر کے انہیں اسم ذات کے ذکر کی طرف راغب کیا تاکہ ان کے دلوں میں نور اترے اور ان میں اللہ کی محبت پیدا ہو...... جشن ولادت کے موقع پر پاکستان کے علاوہ انگلینڈ و دیگر ممالک سے بھی مسلم اور غیر مسلم اس تقریب میں شریک ہوئے۔ ان غیر مسلموں نے اس اسٹیکر کے ذریعہ اپنے عقیدے کو ظاہر کیا' لیکن ہم نے مخالفین کے شر کی وجہ سے فوراً ضبط کر لیا۔ (صفحہ ۴' ۵ کتاب حق کی آواز)

واضح ہو کہ لاالہ الااللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ پر اس بدبخت اور ناپاک کے نام کو لکھنے پر اہل ایمان کے اعتراض کو شر کہنا اور مخالفین کے شر کی وجہ سے اسٹیکر کو ضبط کرنا خاص طور پر ملحوظ رہے۔ نیز یہ کہ غیر مسلم بھی خصوصاً ہندو' سکھ' عیسائی جنون کی حد تک اس کے معتقد ہیں اور وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں' مگر محمد رسول اللہ کے قائل نہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جو محمد رسول اللہ کا قائل نہیں وہ اس کے جنون کی حد تک معتقد کیسے اور کیوں ہوئے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام کی سورۃ ۳ کی آیت ۲۸ میں فرمایا کہ :

"مومن! کافروں کو دوست نہ بنائیں۔"

اور اسی طرح سورۃ ۵ کی آیت ۵۱ میں فرمایا کہ :

"اے ایمان والوں! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ' بعض ان کے دوست ہیں بعض کے (یعنی یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تمہارے نہیں) اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائے گا سو وہ ان میں سے ہو گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی رہنمائی نہیں فرماتا۔"

واضح ہو کہ جنون کی حد تک معتقد کے درجہ عام دوست سے بڑا ہوتا ہے اور کوئی بھی معتقد اپنے پیشوا کی اجازت اور منشا کے بغیر اس کی مرضی اور عقیدے کے خلاف نہیں لکھ سکتا' یہ صرف ہیرا پھیری اور دھوکہ والی بات ہے۔

"چاند' سورج اور حجر اسود میں اس شخص کی شبیہ آرہی ہے۔"

یہ بات گوہر کے معتقد خاص وصی محمد قریشی جو کہ اس تنظیم کا صدر بھی رہے' نے کہی۔ اس نے مزید کہا کہ :

" قدرت اپنی نشانیاں کبھی چاند کبھی حجر اسود کبھی مندر کے پتھر اور کبھی سورج پر ظاہر کر رہی ہے تاکہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب میں رہتے ہوئے حق کی راہ کا تعین کر سکیں' اور چاند کے پجاریوں کے سامنے چاند مقدس' ہندوؤں کے لئے مندر مقدس' مسلمانوں کے لئے حجر اسود مقدس اور سورج کی پرستش کرنے والوں کے لئے سورج مقدس ہے۔ لہذا قدرت ہر مذہب کے عقیدے کے تحت ان میں گوہر شاہی کی عظمت کو اجاگر کرنا چاہتی ہے۔ ان کی عظمت کو منوانا چاہتی ہے' اب بھی اگر اس مذہب کو لوگ نہ مانیں تو یہ ان کی بدقسمتی ہو گی۔"

(صفحہ ۷ کتاب حق کی آواز)

حجر اسود پر انسانی شبیہ کی خبر لندن ٹیلیویژن نے نشر کی (رپورٹ محمد اعظم برطانیہ) گزشتہ دنوں حجر اسود پر انسانی شبیہ کی خبر لندن ٹیلیویژن چینل ۴ سے بھی نشر کی گئی۔ جس کے بعد خصوصاً مسلم حلقوں میں لوگوں کا عام موضوع حجر اسود ہی بنا ہوا ہے۔

(کتاب حق صفحہ ۱۲' ۱۳)

گوہر شاہی نے چاند' سورج ہندوؤں کے مقدس پتھر اور حجر اسود پر شبیہ کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ :

"یہ شبیہ کوئی ہم نے تو نہیں بنائی لوگوں کو نظر آئی ہے تو کہتے ہیں ہم نے خود حکومت سے تحریری اپیل کی ہے کہ اس کی تحقیق کی جائے۔"

(کتاب حق کی آواز صفحہ ۱۵)

ایک سوال کے جواب میں گوہر شاہی نے کہا کہ :

"انسان کی نظر بھی کمپیوٹر کی

طرح ہوتی ہے' آپ بھی حجر اسود کی تصویریں دیکھیں تو آپ کو بھی یہ تصویر نظر آئے گی' ہم نے بھی اپنی تصویر دیکھی پہچانی اور بعض نے (بعد میں) تصدیق کی۔" (کتاب حق کی آواز صفحہ ۱۶)

"چاند پر تصویر کا مسئلہ آیا تو نہیں مانا' جب ثبوت ملے تو کہا یہ ولایت کی دلیل نہیں' اب حجر اسود کی بات آئی اور امام کعبہ نے بھی تصدیق کی تو کہنے لگے' یہ جادو ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ جادو ہے تو پھر مسلمانوں کے نزدیک خانہ کعبہ سے بڑھ کر اور کونسی محفوظ جگہ ہے؟ اکثر علماء سو کہتے ہیں کہ یہ تصویر خود بنائی ہے یا پھر جادو ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ پچاس سال پرانی یا ہماری پیدائش سے قبل حجر اسود کی تصویر اٹھا کر دیکھیں اگر اس میں بھی شبیہ ہے تو پھر منجانب اللہ ہے۔" (کتاب حق کی آواز ص ۱۶)

ایک سوال کے جواب میں گوہر شاہی نے کہا کہ:

"چاند' سورج اور حجر اسود پر شبیہ اللہ کی نشانیاں ہیں یہ منجانب اللہ ہے اور انہیں جھٹلانا گویا اللہ کی بات سے ٹلی ہے۔" (کتاب حق کی آواز ص ۲۶)

گوہر شاہی نے مزید کہا ہے کہ:

"جو لوگ حجر اسود میں تصویر دیکھ کر پھر بھی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں وہ گونگے شیطان ہیں..... لیکن حجر اسود کا تعلق ایمان سے ہے' اس لئے چاہئے کہ اس کی تحقیق کی جائے' جو لوگ بلا تحقیق اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حجر اسود میں کسی کی تصویر کیسے آسکتی ہے..... گوہر شاہی نے کہا کہ حضور پاک تو بتوں کے خلاف تھے لیکن حجر اسود بھی تو ایک پتھر ہے تو حضور پاک نے اس کو بوسہ کیوں دیا؟ قدرت کے ایسے ہی راز وقت سے پہلے نہیں کھلتے۔" (کتاب حق کی آواز ص ۳۲)

ایک سوال کے جواب میں گوہر شاہی نے کہا کہ:

"جس طرح ناخن پر اگر پالش لگی ہو تو وضو مکمل نہیں ہوتا اسی طرح اگر سعودی حکومت نے ہماری شبیہ کی وجہ سے رنگ کر دیا ہے تو اس طرح حج کے ارکان بھی پورے نہیں ہوتے' حجر اسود پر رنگ کر دینے سے لوگوں میں مزید تجسس بڑھتا جا رہا ہے اسے چھپایا نہیں جا سکتا' جسے اللہ ظاہر کرنا چاہے' یہ رنگ کر کے تصویر کو چھپا سکتے ہیں لیکن اگر اللہ کے حکم سے حجر اسود میں سے آواز آنی شروع ہو گئی تو اس کو کیسے روکیں گے۔" (کتاب حق کی آواز ص ۳۴)

گوہر شاہی نے کہا کہ:

"اس سال حج موقوف ہوا ہے' حجر اسود کو پینٹ کر دیا گیا جس طرح آپ ناخن پالش لگائیں تو آپ کا وضو نہیں ہوتا' اسی طرح حج کا اہم رکن پالش ہو جانے کے باعث پورا نہ ہو سکا' اس لئے حج موقوف ہوا۔" (کتاب حق کی آواز ص ۳۲)

واضح ہو کہ قدرت کے ایسے ہی راز کھلنے کا وقت بقول گوہر شاہی کے آگیا۔ مورخہ یکم تا ۱۵ اگست ۱۹۹۹ء کے پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" حیدرآباد کے صفحہ نمبر اول کالم نمبر چھ کے بقیہ نمبر ۴ پر گوہر شاہی نے کہا کہ:

"حجر اسود پر انسانی شبیہ ازل سے لگادی گئی تھی..... حضور اکرم ﷺ نے بوسہ کیوں دیا' حالانکہ وہ حضرت عمرؓ سے زیادہ غیور تھے' آپ نے بوسہ اس لئے دیا کہ وہ شبیہ اور حضور اکرمؐ کی روحیں آسمانوں پر اکٹھی تھیں' جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو حجر اسود پر اسی شخص کی شبیہ دیکھی تو انہیں یاد آگیا کہ یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ حضور کو بڑا پیار تھا اور دونوں روحیں آپس میں بڑی خوش و خرم تھیں۔ حضور نے اس روح کی شبیہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا۔"

واضح ہو کہ یہ پندرہ روزہ اخبار عام اخبارات جیسا نہیں ہے کہ ہر آدمی حاصل کر سکے اور نہ ہی اسٹالوں سے دستیاب ہوتا ہے' بلکہ یہ اخبار ان کا ترجمان ہے اور نام ہی ان کی تنظیم والا ہے یعنی "صدائے سرفروش" اس اخبار کے بارے میں کتاب حق کی آواز میں گوہر شاہی کہتا ہے کہ:

"صدائے سرفروش انجمن کا اپنا اخبار ہے' اس کے جملہ امور میں ہماری تائید ہے ذاکرین اس کے فروغ کی کوشش کریں۔" (کتاب حق کی آواز ص ۳۳ اور اخبار میں شائع کردہ مضامین خبروں سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے)

گوہر شاہی نے مذکورہ بالا کتاب "حق کی آواز" ریاض احمد گوہر شاہی کے "روحانی فرمودات کا مجموعہ" کے صفحہ نمبر ۵۴ پر کہتا ہے کہ:

"سب جانتے ہیں کہ قرآن پاک کے تیس پارے ہیں...... قرآن پاک جو کہ تیس پاروں پر مشتمل ہے یہ ناسوت والوں کے لئے ہے' اس لئے اس میں نفسوں کا ذکر ہے۔ اپنے نفسوں کو پاک کرو...... اس طرح سینے کی پانچوں ولایتیں جو کہ آدمی آدمی ولیوں کے لئے تھیں' دس حصوں میں تقسیم ہوگئیں' تیس حصے ظاہری قرآن اور دس حصے باطنی قرآن کی صورت میں' ظاہری قرآن عام کے لئے اور باطنی قرآن خواص کے لئے...... لہذا تیس پارے ظاہری قرآن پاک کے' دس پارے باطنی' کل ملا کر اس طرح چالیس پارے ہوئے۔ حضور پاک ﷺ کی زبان مبارک سے جو کلام ظاہر ہوا وہ قرآن پاک بن گیا اور تیس پاروں کی شکل میں موجود ہے' لیکن جو کلام ظاہر نہیں ہوا اور صرف حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک میں رہ گیا وہ علم علم باطنی یعنی باقی دس پارے ہیں' جو کہ باطن میں اولیا اللہ کو ملے جو وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا راز کھولتے رہے...... یہ دس پارے فقر میں چلنے والوں کے لئے اور تیس پارے شریعت میں چلنے والوں کے لئے ہیں' جو ولی باطن میں ترقی کر جاتے ہیں ان کو ان کا علم عطا ہوتا ہے' پھر جو دیدار الٰہی تک پہنچ جاتے ہیں' ان کو سارا علم عطا ہوتا ہے' شاہ صاحب نے (گوہر شاہی) ایک اور انکشاف کرتے ہوئے فرمایا ان باطنی دس پاروں کے علم پانچ ولیوں کے ہیں اور پانچ نبیوں کے ہیں۔ ساری دنیا کا محور چالیس کے اوپر ہے' چلہ بھی چالیس کا ہوتا ہے۔"

انہی چالیس پاروں کے بارے میں (نیز دیگر بکواسات کرتے ہوئے) گوہر صاحب نے مزید گوہر افشانی کرتے ہوئے اپنی آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ کردہ تقریر میں گوہر فشانی کی ہے کہ:

"جو لوگ پانچ وقت رب کی یاد کرتے ہیں' نماز بھی رب کی یاد ہے ان کی انتہا مسجد ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں تو وہ حضور پاک ﷺ کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں' جب وہ قدموں میں پہنچ جاتے ہیں' اس سے پہلے پہلے شریعت محمدی ہے...... اس کی بعد پھر شریعت احمدی شروع ہو جاتی ہے...... اس کی جو نماز ہوتی ہے وہ روحانی نماز ہوتی ہے...... جب حضور پاک ﷺ شب معراج میں گئے تو آپ ﷺ نے پہلے بیت المقدس میں سب نبیوں اور ولیوں کی روحوں کو نماز پڑھائی تھی...... اوپر جا کر پھر کونسی نماز ملی وہ اوپر جو نماز ملی وہ نفسانی لوگوں کے لئے تھی اور وہ جو نماز پڑھا کر گئے تھے وہ پاک لوگوں کے لئے تھی...... لیکن حضور پاک ﷺ کے پیچھے جو نماز پڑھتا ہے اللہ جو ان کو حکم دیتا ہے...... لبیک عبدی یہ ایک چھوٹی سی ولایت ہے' اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے...... ایک مخلوق جس کا نام لطیفہ انا ہے وہ قلب والی مخلوق حضور کے پاس پہنچی اور یہ انا سیدھا اللہ کی ذات کی طرف جاتا ہے...... بیت المعمور سے آگے فرشتے بھی نہیں جاتے اور یہ بیت المعمور سے بھی آگے چلا جاتا ہے' جہاں رب کی ذات ہے' ظاہری جسم سے حضور پاک ﷺ وہاں پہنچے اور ان مخلوقوں کے ذریعے ولی اللہ وہاں پہنچتے ہیں...... پھر ایک دوسرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہیں پھر وہ جو اللہ کا نقشہ ہے وہ اس کے دل میں درج ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اب تو نیچے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے...... ولی اللہ کا مطلب ہے اللہ کو دیکھے اور اس سے باتیں کرے...... بہت سے ولی یہیں آکے رک جاتے ہیں...... پھر کچھ خاص ولی ہوتے ہیں وہ اس سے آگے بھی جاتے ہیں وہ جو اس سے آگے بھی جاتے ہیں' اس کے بارے میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے: وہ ایک تیسرا علم ہے پھر وہ آگے جب جاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ...... چالیس پارے ہیں پھر جب وہ ولیوں سے آگے جاتا ہے پھر وہ دس پارے اس کو ٹکراتے ہیں...... پھر یہ قرآن مجید کچھ اور وہ پارے کچھ اور۔ یہ کچھ اور رہتا ہے وہ کچھ اور رہتا ہے۔ یہ قرآن مجید فرماتا ہے اٹھتے بیٹھتے لیٹتے میرا ذکر کرو' وہ پارے کہتے ہیں اپنا وقت ضائع نہ کر اسی کو دیکھ لینا اس کی یاد آئے تو۔ یہ قرآن مجید فرماتا ہے نماز پڑھ ورنہ گناہگار ہو جائے گا وہ کہتے ہیں کہ اگر تو نے نماز پڑھی تو گناہ گار ہو جائے گا...... انہوں نے (دس پارے) کہا کہ جب نماز کا وقت آئے تو بس اسی کو دیکھ لے جس کی نماز ہے...... پھر اس قرآن نے کہا ذرا بھی پانی پیئے گا تو تیرا روزہ ٹوٹ جائے گا' اس نے (دس پارے) کہا دن

رات کھاتا پیتا رہ تیرا روزہ نہیں ٹوٹے گا...... آگے پھر حج آگیا یہ قرآن فرماتا ہے طاقت ہے تو حج میں ضرور جا۔ انہوں نے (دس پارے) کہا کعبہ دل اور جان ہے تو تو اشرف المخلوقات ہے اس کو (کعبہ کو) ابراہیم علیہ السلام نے گارے مٹی سے بنایا ہے' تجھے تو اللہ کے نور سے بنایا ہے تو اس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے وہ کعبہ تیری طرف آئے نا...... یہ قرآن کہتا ہے کہ زکوۃ دے ڈھائی فیصد زکوۃ دے وہ کہتا ہے ڈھائی فیصد پاس رکھ ساڑھے ستانوے فیصد زکوۃ۔ اس قرآن سے پوچھ اللہ کدھر ہے کہنے لگا بہت دور ہے' بس نمازیں روز پڑھتا رہ اس کا دیدار بڑا مشکل ہے۔ بہت ہی دور رہتا ہے' جب ان (دس) پاروں سے پوچھا وہ کہنے لگے : اللہ اسی دنیا میں گھومتا رہتا ہے' کبھی خواجہ کے روپ میں اور کبھی داتا کے روپ میں وہ تو اس دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔" (ریکارڈ شدہ تقریر گوہر شاہی کی لفظ بہ لفظ یہ کیسٹ میرے پاس محفوظ ہے)

اس کے چھوٹے سے کتابچہ بنام "یادگار لمحات" کے صفحہ ۹ '۱۰ پر لکھا ہے کہ :

"حضرت ابوہریرہؓ کے اس قول کی کہ مجھے حضور اکرم ﷺ سے دو علم عطا ہوئے' ایک تمہیں بتایا دوسرا بتادوں تو تم مجھے قتل کر دو۔"

اس کی تشریح کرتے ہوئے گوہر شاہی نے کہا کہ :

"وہ دوسرا علم یہ ہے کہ شراب پیو جہنم میں نہیں جاؤ گے اور بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔" (یادگار لمحات صفحہ :۱۹)

اس کے کتابچہ سالنامہ گوہر ۹۶۔ ۱۹۹۵ء کے صفحہ ۴ پر ہے کہ :

"اب ہمیں اس بات پر مخالفت برداشت کرنی پڑے گی کہ اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقے یا مذہب سے ہو۔ مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تک پہنچ سکتا ہے جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے۔ عیسائی' ہندو' سکھوں کے ذکر بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں پھر کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا تھا کہ : "مجھے حضور پاک ﷺ سے دو علم حاصل ہوئے ایک تو میں نے تمہیں بتادیا اور اگر دوسرا تمہیں بتادوں تو تم مجھے قتل کر دو گے۔" اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔"

اسی کتابچہ کے صفحہ ۵ پر ہے کہ :

یہ سن کر سرکار (گوہر) نے کہا کہ اس عورت کو اتوار کے دن ہمارے پاس لانا ہم اسے ذکر کرنے کی اجازت دیں گے' یہ سن کر وہاں موجود تمام ذاکرین بڑے حیران ہوئے' کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے' یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے کہ ایک غیر مذہب عورت کو بغیر کلمہ پڑھے ذکر دینے کا اذن مل جائے جبکہ سرکار (گوہر) یہ بھی ایک چھوٹی سی ولایت ہے جو کہ اس خاتون کو بغیر ریاضت بغیر کلمہ پڑھے اپنے ہی رب میں رہتے ہوئے مل جائے۔" (سالنامہ گوہر ص ۵)

کہ : اسی طرح اسی کتابچہ میں لکھا ہے

"ایک کینیڈین خاتون (کارلامی ڈولینڈ) سرکار (گوہر) سے ملنے آئی اور ذکر قلب حاصل کیا اور سرکار (گوہر) نے پہلے ہی دن اس کا کشف کھول دیا۔"

اسی کتابچہ کے صفحہ ۷ پر ہے کہ :

"ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب (گوہر) سے ملاقات کرنے آئی' اس کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا' اس نے کہا کہ یہ خاتون مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ شاہ صاحب نے اس سے پوچھا تمہیں کیا چاہئے؟ صرف اسلام یا خدا؟ اس نے کہا خدا۔ شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں۔ خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں' ایک راستہ دین سے ہو کر دوسرا عشق و محبت کا راستہ...... دین کے ذریعہ جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گزرے' شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لاگو ہو جاتے ہیں' راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی ٹریفک کی پوری پابندی بھی کرنی پڑتی ہے...... دوسرا راستہ عشق و محبت کا ہے بالکل اس طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو' اس پر شہر کے قانون بھی لاگو نہیں ہوتے' قوانین پر عمل کئے بغیر ہی

باقی صفحہ ۲۶ پر

زندگی کے سارے سُکھ، صحّت اور تن دُرستی سے ہیں

ایلوویرا اور منتخب نباتات کا صحّت افزا مرکّب

تن سُکھ سے تن دُرست

تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

Adarts -HTS-12/97(R)

گوہر شاہی کے خلاف درج ایف آئی آر کا ترجمہ

گناہ نمبر ۲۹۵/۱۹۹۹ء تھانہ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ تاریخ وقوعہ ۱۷/ ستمبر ۱۹۹۹ء

وقت ۱۱ بجے' تاریخ وقت رپورٹ ۱۸/ نومبر ۱۹۹۹ء' دوپہر

ترجمہ مضمون : فریاد ہے کہ میں ختم نبوت کی مجلس عمل کا صوبائی کنوینر ہوں اور مجاہدین ختم نبوت کا امیر ہوں' مورخہ ۱۷/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو میں اور ہر ایک عبدالشکور طور اور عبداللہ ولد نور محمد فہیم دفتر ختم نبوت میں موجود تھے کہ پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدر آباد مدرسہ میں زیر تعلیم ایک طالب علم نے آکر دیا' جس کو ملاحظہ کیا تو صفحہ نمبر ا کالم نمبر ۶ کی بقایا نمبر ۴ پر ریاض احمد گوہر شاہی ساکن خدا کی بستی کوٹری کا بیان چھپا ہوا تھا کہ :

"اس کی شبیہ حجر اسود میں ازل سے چھپی ہوئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے حجر اسود کو اس لئے بوسہ دیا کہ اس کی روح اور آنحضرت ﷺ کی روح آسمان پر اکٹھی رہتی تھیں' آنحضرتؐ کو اس سے بہت پیار تھا' دونوں خوش و خرم رہتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جب دنیا میں آئے تو اس کی شبیہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا۔" (توبہ استغفر اللہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بلند و برتر ہیں' آپ کے ہم نشین اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی اور آپ ﷺ کے صحابہ و اہل بیت ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ ایسا شخص جس پر ایک سے زائد زنا اور قتل کے الزام لگے ہوئے ہوں اور کیس داخل ہوں۔ اور امریکہ میں ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ زنا کی کوشش میں گرفتار ہو کر ضمانت پر رہا ہوا ہو۔ اس اخبار کے بعد جولبدار کے خصوصی خطاب کی آڈیو کیسٹ ملی' اس میں بھی اس نے قرآن مجید' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ اور اللہ پاک کی شان میں گستاخی کی ہے کہ قرآن مجید کے ۴۰ پارے ہیں' تیس پارے یہ موجودہ قرآن مجید اور ۱۰ پارے ولیوں کے پاس ہیں' یہ قرآن کچھ کہتا ہے تو ۱۰ پارے کچھ اور کہتے ہیں۔ یہ قرآن نماز پڑھنے کی تاکید کرتا ہے تو وہ دس پارے نماز پڑھنے کو گناہ کہتے ہیں' اسی طرح روزہ' حج' زکوٰۃ کے لئے کہا ہے اور اللہ پاک کے بارے میں یہ قرآن کہتا ہے کہ بہت دور ہے ملنا مشکل ہے اور اس کا دیدار مشکل ہے اور وہ دس پارے کہتے ہیں کہ اللہ زمین پر کبھی خواجہ کے روپ میں تو کبھی داتا کے روپ میں گھومتا رہتا ہے۔ یہ آڈیو کیسٹ مذکورہ بالا گواہوں نے بھی سنی جس سے میرے اور دوسرے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے اور اللہ پاک' رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور ارکان اسلام روزہ' نماز' حج' زکوٰۃ کی بے حرمتی محسوس کی پھر میں نے ایسی درخواستیں کیس داخل کرنے کے لئے دیں۔ جناب ڈی ایم صاحب سانگھڑ کے حکم ۱۲۱۴ بے جی' ۱۷/ نومبر ۱۹۹۹ء کے مطابق کیس داخل کرنے کی منظوری دی۔ آج حاضر ہو کر فریاد کر رہا ہوں کہ "صدائے سرفروش" پندرہ روزہ تاریخ یکم تا ۱۵ اگست ۱۹۹۹ء کے شمارے میں مذکورہ بالا بیان کردہ توہین رسالت پر مبنی مضمون ایڈیٹر سید ظفر کاظمی پبلشر وصی محمد قریشی' سب ایڈیٹر محمد صابر روشن اور زبیر شاہی نے چھاپ کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کر کے توہین رسالت کا جرم کیا ہے اور جولبدار ریاض احمد گوہر شاہی نے مذکورہ توہین آمیز بیان دے کر اور آڈیو کیسٹ میں اللہ تعالیٰ' قرآن مجید اور اسلامی ارکان کی بے حرمتی کر کے دفعہ B.A-T-A, 295-A,B,C-PPC کا جرم کیا ہے تفتیش ہو۔

☆☆......☆......☆☆

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سانگھڑ

عنوان : شاتم رسول گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵اے اندراج مقدمہ کی منظوری

گزارش ہے کہ شاتم رسول ریاض احمد گوہر شاہی کے پندرہ روزہ ترجمان "صدائے سرفروش" مورخہ یکم تا ۱۵/ اگست کے اندر گوہر شاہی نے لکھا ہے کہ :

"حجر اسود پر انسانی شبیہ (اس کی) ازل سے لگا دی گئی تھی' نیز یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو اس لئے بوسہ دیا کہ وہ شبیہ اور حضورؐ کی روحیں آسمان پر اکٹھی تھیں اور حضور نے اس شخص کی شبیہ دیکھی تو یاد آگیا کہ یہ وہ روح ہے' جس کے ساتھ حضور کو بڑا پیار

تھا (ریاض احمد گوہر شاہی کی روح) دونوں روحیں (حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور ریاض احمد گوہر شاہی کی) آپس میں بڑی خوش و خرم تھیں' حضورؐ نے اس روح کی شبیہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا...... "(نعوذ باللہ)

اس اخبار کی فوٹو اسٹیٹ منسلک ہذا ہے۔ اس طرح اس شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی کر کے میرے اور پوری مسلم امہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ آنجناب سے گزارش ہے کہ مجھے اس کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵۔اے مقدمہ درج کرنے کی اجازت فرمائیں۔

فقط

والسلام

علامہ احمد میاں حمادی

☆☆.........☆☆

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب سانگھڑ

عنوان: شاتم رسول گوہر شاہی کے خلاف اندراج مقدمہ مورخہ ۱۸/ستمبر ۱۹۹۹ء بذریعہ فیکس و بذریعہ رجسٹری

گزارش ہے کہ مذکورہ بالا درخواست میں' میں نے گزارش کی تھی کہ گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵اے' ۲۹۵سی اور ۸اے ٹی اے' ایف آئی آر درج کی جائے' اس لئے کہ اس نے اپنے ترجمان پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" مورخہ یکم تا ۱۵/اگست ۱۹۹۹ء میں سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی بے حرمتی اور پوری مسلم امہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اسی سلسلے میں گوہر شاہی کے ترجمان پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" کے ایسے فوٹو اسٹیٹ و ہینڈ بلز منسلک ہذا ارسال خدمت ہیں' جن میں دوٹوک اور واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ:

"چاند اور سورج اور حجر اسود میں شبیہ گوہر شاہی کی ہے۔"

اس کے خلاف ایک مقدمہ انہی دفعات کے تحت مورخہ ۲/مئی ۱۹۹۹ء کو پی ایس ٹنڈو آدم میں درج ہوا اور مورخہ ۳۱/جولائی ۱۹۹۹ء کو اے ٹی اے میرپور خاص میں چالان ہوا۔ اس مقدمہ میں جو الزامات عائد کئے گئے ہیں' وہ ۱۹۹۸ء کے ہیں اور یہ مقدمہ نمبر ۲ نئے جرم پر مشتمل ہے یہ جرم اگست ۱۹۹۹ء کا ہے' اس درخواست کے ساتھ کل نشان زدہ کاغذات کی تعداد (۱۱) عدد ہے۔

فقط

والسلام

علامہ احمد میاں حمادی

☆☆.........☆☆

بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب (ٹنڈو آدم)

عنوان: شاتم رسول گوہر شاہی صدائے سرفروش حیدرآباد کے پبلیشر وصی محمد قریشی' ایڈیٹر سید ظفر علی کاظمی و سب ایڈیٹر محمد صابر روشن وزیر شاہی اسکوائر گاڑی کھاتہ حیدرآباد کے خلاف زیر دفعات ۲۹۵اے' ۲۹۵سی' ۸ اے ٹی اے اندراج مقدمہ

گزارش ہے کہ شاتم رسول ﷺ گوہر شاہی اپنے ترجمان پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" حیدرآباد شمارہ ۱۵ مورخہ یکم اگست تا ۱۵ اگست ۱۹۹۹ء میں اس کے چھپے ہوئے خطاب میں کہا ہے کہ:

"حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس و مطہر روح اور اس ملعون کی روح ناپاک آسمانوں پر اکٹھی تھیں' اور دنیا میں تشریف لانے کے بعد حجر اسود پر اس کی شبیہ دیکھی تو آپ کو یاد آگیا کہ یہ وہ روح ہے' جس کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کو بڑا پیار تھا اور دونوں روحیں آپس میں بڑی خوش و خرم تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس روح کی شبیہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا۔" (معاذ اللہ)

آپ سے گزارش ہے کہ اس گوہر شاہی اور پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" کے پبلیشر وصی محمد قریشی اور سب ایڈیٹر محمد صابر روشن' محمد زبیر شاہی' اسکوائر گاڑی کھاتہ حیدرآباد کے خلاف زیر دفعات ۲۹۵اے' ۲۹۵سی اور ۸اے ٹی اے کے تحت ایف آئی آر درج کر کے قانونی کارروائی کریں۔

☆☆.........☆☆

بخدمت جناب عزت مآب صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

بخدمت جناب عزت مآب وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

بخدمت جناب مرتبت وعالی

جناب گورنر صوبہ سندھ (کراچی)

خدمت عالی مرتبت و عالی

جناب مشیر اعلیٰ صوبہ سندھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنوان: گستاخ رسول گوہر شاہی' "صدائے سرفروش" حیدرآباد کے ایڈیٹر سید ظفر علی کاظمی پبلیشر وصی محمد قریشی' اے ایس پرنٹنگ پریس کچا قلعہ حیدرآباد' سب ایڈیٹر محمد صابر روشن و محمد زبیر شاہی اور دیگر ذمہ داران کے خلاف زیر دفعات ۲۹۵اے' ۲۹۵سی' ۱۸اے ٹی اے کے مقدمہ کا اندراج اور تحفظ ناموس رسالت کو یقینی بنانا۔

گزارش ہے کہ بدنام زمانہ' شاتم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم گوہر شاہی کا ترجمان پندرہ روزہ "صدائے سرفروشاں" حیدرآباد سندھ پاکستان سے شائع ہوتا ہے۔ اس پندرہ روزہ کے شمارہ ۱۵ مورخہ یکم تا ۱۵/اگست ۱۹۹۹ء میں اس شاتم رسول نے اپنے شیطانی خطاب میں کہا ہے:

"حضور سرور کائنات کی روح اور اس کی روح آسمانوں پر اکٹھی تھیں اور دنیا مین تشریف لانے کے بعد اس کی شبیہ حجر اسود پر دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آگیا کہ یہ وہی ہے جس کے ساتھ حضورؐ کو بڑا پیار تھا اور دونوں روحیں آپس میں بڑی خوش و خرم تھیں۔ حضورؐ نے اس روح کی شبیہ کو دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا۔" (معاذاللہ)

اس اخبار کا متعلقہ مضمون کا فوٹو اسٹیٹ بذریعہ فیکس ارسال خدمت ہے' آپ کو اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس کی عظمت شان کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اس شاتم رسول ﷺ کے خلاف مذکورہ بالا تینوں دفعات کے تحت مقدمات درج کر کے فوراً گرفتار کیا جائے اور فوراً عدالت میں چالان کر کے سزائے موت دلوائی جائے۔

ایک مقدمہ پہلے بھی اس کے خلاف پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم میں درج کروا چکا ہوں' مگر وہ کس طرح؟ وہ اللہ ہی جانتا ہے کہ پولیس نامعلوم وجوہ کی بنا خوفزدہ تھی یا کیا؟ دسمبر ۱۹۹۸ء کو درخواست دی اور ۲/مئی کو ایف آئی آر درج کی اور ۳۱/جولائی ۱۹۹۹ء کو مقدمہ چالان ہوا۔ اس لئے مجھے امید نہیں ہے کہ پولیس اب یہ مقدمہ درج کرے گی۔

چونکہ آپ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور امتی ہیں آپ فوری طور پر ایف آئی آر درج کرنے اور گرفتار کرنے اور قانونی کارروائی جاری کرنے کا حکم جاری فرمائیں ورنہ یوم حشر میں آپ کے خلاف اللہ کی عدالت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو فریادی ہوں گا۔

فقط

والسلام و دعا گو

علامہ احمد میاں حمادی

☆☆..........☆☆

بخدمت جناب ایس ایس پی صاحب سانگھڑ

عنوان: شاتم رسول گوہر شاہی کے خلاف اندراج مقدمہ مورخہ ۱۸/ستمبر ۱۹۹۹ء بذریعہ فیکس و بذریعہ رجسٹری

گزارش کہ مذکورہ بالا درخواست میں' میں نے گزارش کی تھی کہ گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵اے' ۲۹۵سی اور ۱۸اے ٹی اے 'ایف آئی آر درج کی جائے' اس لئے کہ اس نے اپنے ترجمان پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" مورخہ یکم تا ۱۵/اگست ۱۹۹۹ء میں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے حرمتی اور پوری مسلم امہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے' اسی سلسلے میں گوہر شاہی کے ترجمان پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" کے ایسے فوٹو اسٹیٹ و چند بلز اور ایک اصل "صدائے سرفروش" مورخہ ۱۶ تا ۳۰ جون/یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء منسلک ہذا ارسال خدمت ہے' جن میں دوٹوک اور واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ:

"چاند اور سورج اور حجر اسود میں شبیہ گوہر شاہی ہی کی ہے۔"

اس کے خلاف ایک مقدمہ انہی دفعات کے تحت مورخہ ۲/مئی ۱۹۹۹ء کو پی ایس ٹنڈو آدم پر درج ہوا اور مورخہ ۳۱/جولائی ۱۹۹۹ء کو اے ٹی اے میر پور خاص میں چالان ہوا' اس مقدمہ میں جو الزامات عائد کئے گئے وہ ۱۹۹۸ء کے ہیں اور یہ مقدمہ ۲ نئے جرم پر مشتمل ہے یہ جرم اگست ۱۹۹۹ء کا ہے۔ اس درخواست کے ساتھ ارسال کردہ کل نشان زدہ کاغذات کی تعداد (۱۰) ہے۔

فقط

والسلام

علامہ احمد میاں حمادی

☆☆..........☆☆

قسط نمبر ۱

محمد یامین شورو صاحب

مہاتما گاندھی کا بیٹا مسلمان کیسے ہوا؟

مہاتما گاندھی کا بیٹا ہیرالال نے اپنے ہندو مذہب کو بغور مطالعہ کیا جس کی بنیادیں ۳ ہزار سال قبل مسیح سے ہندو معاشرہ میں پیوست تھیں۔ ایک طویل عرصہ کے مطالعہ اور مسلم قومی اخوت کے مشاہدہ کے بعد بالآخر اسلام قبول کر کے بمبئی کی جامع مسجد میں مسلمانوں کے عظیم اجتماع کے سامنے قبولیت اسلام کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ہیرالال..... عبداللہ ہیرالال بن گئے۔ ایک بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز داستان جسے محمد یامین شورو صاحب نے انتہائی عرق ریزی سے مرتب کیا۔ ملاحظہ فرمائیں.........(مدیر)

ہیرالال نے ہندوستان کی ایک مشہور قومی لیڈر اور بیرسٹر موہن داس کرم چند گاندھی (جو کہ عموماً مہاتما گاندھی کے نام سے مشہور ہے) کے گھر میں زندگی کی پہلی سانس لیتے ہوئے آنکھ کھولی۔ ہیرالال گاندھی ابھی چھوٹے ہی تھے کہ انہوں نے عام آدمی کی قابل رحم حالت کو محسوس کیا جو کہ کسمپرسی کے عالم میں زندگی بسر کر رہے تھے۔

ہندوستان میں ایک طرف برطانوی سامراج نے مقامی باشندوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑتے ہوئے آمر بن کر ان کی فطری آزادی سلب کر کے زندگی کی راہیں تنگ کر دی تھیں اور مطلق العنان حاکم بن کر اپنی من مانی کے مطابق حکم چلا رہا تھا' تو دوسری جانب ہندوستانی قوم کا ایک مخصوص طبقہ اپنی مصنوعی بالادستی مذہب کے سہارے قائم کر کے خود کو بنی نوع انسان سے پاکیزہ تر اور قدر و منزلت' عزت و شرف میں ارفع و اعلیٰ سمجھتے ہوئے عام آدمیوں کا معاشی و اقتصادی' مذہبی و ملی استحصال کر رہا تھا۔ یہ اونچے طبقہ میں شمار ہونے والا استحصالی گروہ "برہمن" کے نام سے شہرت رکھتا تھا۔ اس طبقہ سے تعلق رکھنے والا ہر فرد عام آدمی کو اپنے برابر تو کجا' انسان تک تصور نہ کرتا تھا۔

ہندوستان کے عالمی شہرت یافتہ قومی لیڈر مہاتما گاندھی کے گھر میں تو مولود ہیرالال ایسے وقت پالا پوسا جا رہا تھا جب ان کے والد (مہاتما گاندھی) برطانوی سامراج سے محاذ آرائی کرتے' اپنے ہم وطن بھائیوں کو سمندر پار فرنگی غیروں کی غلامی سے نجات دلانے کی خاطر چلنے والی تحریک آزادیٔ ہند میں سرگرمی سے حصہ لے رہے تھے۔ بایں وجہ انہیں اتنا وقت ہی کہاں مل سکتا تھا کہ وہ اپنے ننھے منے اور چہیتے فرزند ہیرالال کی تربیت پر بذات خود توجہ دے سکتے۔

ہیرالال کی تعلیم و تربیت' وقت کے نامور اساتذہ کی نگرانی میں شروع ہوئی اور اسے آہستہ آہستہ معلوم ہونے لگا کہ اس کا مذہب کیا ہے اور کونسا مذہبی فرقہ ہے؟ جبکہ اس نے اپنے آپ کو بھی اسی مذہبی فرقہ برہمن کا ایک فرد پایا جو کہ عوام الناس کا ہر طرح سے استحصالی طبقہ بنا ہوا تھا۔ یہ طبقہ ہندوؤں کے جملہ طبقہ جات میں انتہائی اونچا اور ترقی یافتہ تھا۔ ہندوؤں کے مذہبی عقائد کے مطابق کائنات کی کارسازی اور دنیا و مافیہا کا نظام ان تین خداؤں کے زیر نگرانی چل رہا ہے جنہیں وہ برہما' وشنو اور شو کے ناموں سے موسوم کرتے تھے۔ جبکہ ہندوؤں کے مندروں' پوجا گھروں اور پاٹھشالاؤں وغیرہ میں تین چہروں والا رکھا ہوا مجسمہ ان کے اسی مذہبی عقیدہ کی طرف غمازی کرتا ہے۔

ہندو دھرم کے مطابق برہما: ایسا خدا ہے جس نے جملہ کائنات کو پیدا کیا اور ارض و سما کے مابین بسنے والی جمیع مخلوقات کے اسباب خورد و نوش کا بندوبست کر کے ان سب کو اس دنیا میں آباد کر کے فارغ ہو کر خود جا کر تنہا بیٹھا ہوا ہے۔ اب انسان میں سے کوئی بھی اس کی قربت و مصاحبت حاصل نہیں کر سکتا۔

وشنو: ایسا خدا ہے جو آلام و شدائد' مشکلات و مصائب سے بچاتا رہتا ہے اور لوگوں کے بگڑے ہوئے حالات بناتا ہے۔ جملہ کائنات کی ترقی' نشو و نما' مسرت و کامرانی غرض ہر طرح کا انتظام اسی کے ہاتھ میں ہے۔

شو: ایسا خدا ہے جو شکست و ریخت' آندھیاں طوفان اور زلزلے وغیرہ لا کر ہلاکت و تباہی پیدا کرتا رہتا ہے۔

ہیرالال اپنے اس ہندو مذہب کو

باقی صفحہ ۲۶ پر

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ایک یادگار تقریر

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم'

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن

رسول اللہ و خاتم النبیین ⊙

و کان اللہ بکل شئی علیما ⊙

صدق اللہ مولینا العظیم وصدق رسولہ النبی

الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین

والشاکرین والحمد للہ رب العالمین ⊙

خوشا مجلس و مدرسہ خانقاہ ہے

کہ در وے بود قیل و قال محمد

امیر جمع ہیں احباب درد دل کہہ لے

پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

صدر محترم! بزرگان ملت! برادران عزیز

عمل تھوڑا اور عقیدہ درست ہو تو نجات ہو سکتی ہے۔ عقیدہ غلط ہو عمل پہاڑوں جیسے ہوں تو نجات نہیں' جہنمی ہے' چاہئے صائم الدھر اور قائم اللیل کیوں نہ ہو' چاہئے تہجد میں مرے' صحن کعبہ میں مرے' روضہ نبویؐ کے پاس مرے' مردار ہے' جہنمی ہوگا' بہشتی نہیں۔ حضرت انور شاہ صاحب مرحوم نے ایک دفعہ فرمایا کہ طب کا مسئلہ ہے' جس آدمی کو کوڑھ کی بیماری لگ جائے اس کو جتنی بھی لذیذ اور طاقت بخش خوراک کھلائیں۔ اس کی بیماری ترقی کرتی جائے گی اسی طرح جس کا عقیدہ خراب ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی مانے گا وہ کتنے اچھے عمل کیوں نہ کریں' لوگوں سے نرم سلوک اور برتاؤ سے پیش آئے' اس کا کفر و شرک بڑھتا جائے گا۔

حضرات! کوئی درخت بغیر جڑ کے قائم نہیں رہ سکتا اور کوئی مکان بغیر بنیاد کے استوار نہیں ہو سکتا۔ عقد' عقدہ' عقیدہ تین الفاظ ہیں۔ ان کے معنی میں مضبوطی ہے' اردو میں گرہ' پنجابی گنڈھ اور پشتو میں کیا معنی ہوگا؟ (حاضرین نے جواب دیا غوٹہ) اس چادر کو اگر میں مضبوط گرہ دے دوں' تو اس کا کھولنا مشکل ہوگا ورنہ آسان۔ دل میں جو پڑ گیا عقیدہ بن گیا محسوسات میں پڑ گیا تو گرہ گنڈھ اور غوٹہ ہو گیا۔ عقیدہ صحیح ہو تو عمل

حضرت مولانا تاج محمدؒ

سرسبز و شاداب ہوں گے' تھوڑا عمل بھی نجات و فلاح کا باعث بن سکتا ہے' عقیدہ خراب ہو تو اعمال برباد و ضائع۔ ختم نبوت کے مسئلہ پر اگر عقیدہ مستحکم نہیں تو نہ توحید پر عقیدہ ہے نہ رسالت پر اور نہ خدا خدا رہتا ہے۔ ہاں ہاں اللہ میاں نے خود فرمایا ہے: "وخاتم النبیین" یہ نہ رہا تو العیاذ باللہ خاکم بدہن خدا کا کلام جھوٹا ہو جائے گا۔ کلام جب باطل ہو تو متکلم کی صداقت کیسے رہ سکتی ہے؟ پہلی آسمانی کتابوں نے محمد علیہ السلام کے متعلق جو خوشخبریاں دی ہیں وہ کیسے درست رہ سکیں گی؟ تمام انبیاء من آدم الی سید ولد آدم اس بات پر متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آخری نبی ہیں' اگر ایسا نہ ہو تو تمام انبیا کا اتفاق کہاں؟ کہاں اللہ تعالیٰ کا فرمان: "وخاتم النبیین" اور کہاں نبی آخر الزمان کا فرمان: "انا خاتم النبیین لانبی بعدی"

کوئی شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا اگر انصاف کی نظر سے مطالعہ کرے گا وہ خود بخود اس کے خرافات سے اس کی حماقت کا اندازہ لگا سکے گا۔ کہاں خاتم الانبیا کا معجزانہ کلام اور کہاں پنجابی نام نہاد نبی کا بے ہودہ کلام؟

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مرزا ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

"اللہ میرے ساتھ سویا اور طاقت رجولیت کا اظہار فرمایا' پھر مجھے حمل ہو گیا' تھوڑے دنوں بعد مجھ سے بچہ پیدا ہو گیا' اور اس بچے کی تعریف یوں کرتا ہے: فرزند دل بند گرامی دل پسند مظہر الحق کان اللہ نزل من السماء۔"

آہ افسوس کہ اس کلام کو پڑھ کر بھی کوئی مرزا کو نبی یا مہدی تصور کر سکتا ہے؟ یہ کوئی انسانوں کا کلام ہے؟ مجھے ایسی باتوں کے نقل کرنے میں شرم محسوس ہو رہی ہے' یہ کوئی انصاف ہے؟ خدا کی قسم ایسی باتیں زبان پر نہیں آسکتیں' یہ کوئی شریف آدمی کر سکتا ہے یا سن سکتا ہے؟ ان باتوں سے بدبو آرہی ہے لیکن کیا کروں کبھی بدبودار گلیوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

"بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا
حیض دیکھے یا کسی پلیدی و ناپاکی پر اطلاع
پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات
دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں
حیض نہیں بلکہ وہ بچہ پیدا ہو گیا ہے جو
بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔"

مرزا کی کفریات ایک لمبی چوڑی داستان ہے اس نے خدا کے انبیاؑ کرام اور صحابہ' تابعین کی اور اپنے دور کے علماٴ حق کے حق میں ہتک آمیز عبارتیں لکھی ہیں۔

میرے دوستو اور بھائیو! یا تو مجھے سمجھاؤ تاکہ میں اس مسئلہ کے بیان سے رک جاؤں' یا میری فریاد سن لو اور اس فتنہ ارتداد و مرزائیت کے قلع قمع کے لئے متفق ہو جاؤ۔

مصلحت دید من آں است کہ یاراں ہمہ کار
بگذار اند سر طرہ یارے گیرند

اگر خاتم المرسلین فداہ ابی و امی کی ختم المرسلین نہ رہی تو پھر آپ کے یہ مدارس اور دارالعلوم کس کام کے؟ نہ تمہارا علمی عزت و وقار رہے گا اور نہ یہ پیری فقیری۔ میں تو اس خار دار وادی میں کود پڑا ہوں۔

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

اگر آپ میرا ساتھ دیں تو بچ جائیں گے'

ایک مشہور مثال ہے:

"ایک انگریز اپنے کتے کو دریا کی طرف لے گیا انگریز دریا میں نہانے آگے بڑھا' کتے نے دیکھا کہ دریا میں سنسار ہے' اگر انگریز بڑھ جائے تو سنسار اسے غرق کر دے گا' جب انگریز آگے بڑھا کتا اس کے پاؤں میں بھونکا' چیخا تاکہ وہ آگے جانے سے رک جائے۔ مگر انگریز نہ سمجھا' جب انگریز سنسار کے نزدیک ہونے لگا تو کتے نے اپنے مالک کو بچانے کی خاطر چھلانگ لگا دی اور خود غرق ہو گیا۔ انگریز کتے کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ دریا میں کوئی آفت ہے' اب ہم نے بھی اس دریا میں چھلانگ لگا دی ہے تاکہ مسلمانوں کو مرزائی سنساروں سے بچا سکوں۔"

لما نزل...... ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین⊙ وکان للّٰہ بکل شیئی علیما⊙

فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم...... "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ولا امۃ بعدکم"

ترجمہ: "نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی کا باپ' لیکن اللہ کا بھیجا ہوا رسول اور نبی ہے اور کل نبیوں پر مہر' اس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔" (القرآن)

انا خاتم الانبیاؑ لا نبی بعدی میں لا نفی جنس کے لئے ہے اگر اسم ہو نکرہ اور اس پر لا داخل ہو جائے تو اپنے مدخول کے بیج کو نکال دیتا ہے۔

"ہک بھی نئی چھڈ دا...... سارا بیج مار لیندا"

ارے طالب علمو! تم تو مرفوعات میں پڑ گئے' میں منصوبات کے لا کا بحث کر رہا ہوں' تم معمول میں پھنس گئے اور عامل سے غافل رہ گئے

"لا رجل فی الدار" کے کیا معنی ہے؟ گھر میں کوئی مرد نہیں۔ فارسی میں اس کا ترجمہ یہ ہو گا "نیست مردے در خانہ" پنجابی میں "گھر دے اندر کوئی مرد نہیں" پشتو میں یہ "کور کښی شوک سړے نشتہ" انگریزی میں اس کا معنی "نو مین ان دی ہاؤس" اگر غلط پڑھوں تو جیل خانہ کی انگریزی ہے۔ کوئی الو کا پٹھا یہ کہہ سکتا ہے کہ میرا باپ گھر میں ہے' یا چچا گھر میں ہے یا تو اس کا باپ مردوں میں سے نہ ہو گا' خسر الور لالہ کا مو ہو گا اور اگر مرد ہو گا تو گھر میں نہ ہو گا۔ کسی بھیک مانگنے والے نے آواز دی فقیر کو بھیک دے دو گھر کے اندر سے ایک آدمی نے جواب دیا کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں! فقیر بھی منطقی تھا اس نے کہا رے خسرے آپ چند منٹ کے لئے آدم بن کر بھیک لے آئیں۔ تو لا نبی بعدی کا معنی یہ ہو گا کہ: "میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔" کیا یہ معنی ہو سکتا ہے کہ ظلی بروزی نبی آ سکتا ہے تو پھر لا الٰہ الا اللہ کا معنی بھی یہ ہو گا کہ ظلی بروزی خدا موجود ہیں لا جس چیز پر داخل ہوتا ہے تو اس کا تخم مار دیتا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ!

یہاں تو الا ہے (خاکم بدہن خاکم بدہن) اگر الا نہ ہوتا تو معنی کے لحاظ سے اللہ کا سلب بھی ہو جاتا۔

لا الٰہ الا اللہ کوئی موجود نہیں' کوئی مقصود نہیں' کوئی معبود نہیں' کوئی مسجود نہیں' کوئی حل المشکلات نہیں' کوئی قاضی الحاجات نہیں' کوئی نذر و نیاز کے لائق نہیں' کوئی عالم الغیب نہیں' اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں' اسی کے قبضہ میں غیب کے خزانے ہیں جو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا' کوئی دینے والا نہیں' کوئی اجاڑنے والا نہیں' کوئی بسانے والا نہیں' کوئی عزت دینے والا نہیں' کوئی ذلت دینے والا نہیں۔ الا اللہ۔

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے اے
میرے مولا شہنشاہی کے مالک تو

چاہے سلطنت دے' جس چاہے حکومت و بادشاہی' عزت و اقبال' چھیننا چاہئے چھین سکتا ہے' کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں' کوئی نذر و نیاز کا مستحق نہیں' کوئی سجدہ کا حقدار نہیں''۔

مدت سے لئے پھرتا ہوں اک سجدہ بیتاب
ان سے کون پوچھے وہ خدا ہیں کہ نہیں ہیں

یہ لا جب الہ باطلہ پر آیا تو اس نے تمام الہ باطلہ کو بیخ و بن سے نکالا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جب فرمایا: لا نبی بعدی تو تمام باطل نبیوں کو جڑ سے اکھاڑا۔ یہ ہے وہ کتاب جس میں کسی قسم کا' کسی وجہ سے' کسی نہج سے' کسی زمان میں' کسی مکان میں' بھیجنے والے کی طرف سے' لانے والے کی طرف سے' لینے والے کی طرف سے' پڑھنے والے کی طرف سے' ترجمہ کرنے والے کی طرف سے ایک حرف' ایک نقطہ' زبر' زیر' پیش' شد' مد' ذرے کا ذرہ' کروڑیں کا کروڑواں حصہ' تھوڑا سا ''ذرہ جیا'' شک کی گنجائش نہیں۔ وہ خود اس میں تبدیلی و تغییر اور ترمیم و اضافہ سے عاجز ہے۔ (حضرات یہ ہے عقیدہ)

نحوی حضرات جلوہ افروز ہیں اگر غلط کہوں تو روک دیں۔ کچھ ایسی ویسی بات نہیں' میں بھی جھگڑالو طالبعلم ہوں' مگر کوئی رضی اور سیبویہ کے ساتھ بھی جھگڑا کرے گا' انہوں نے لا کا یہ معنی کیا ہے' میں نے نحو کے اصول کے مطابق یہ اتنا طویل ترجمہ کیا ہے۔

لا کے عمل میں جب نکرہ آجائے تو عموم پیدا کرتا ہے' جنس کی نفی کر لیتا ہے' میں نے سال بھر میں شرح جامی کو ختم کرنے نہ دیا' جس جگہ پر نہ سمجھتا تو اپنے شیخ کو تمام حلقہ درس میں باآواز بلند کہتا کہ شیخ اس جگہ پر نہیں سمجھا۔ سمجھا کے آگے جانا۔

طالب علموا لا نفی جنس مجھ سے سیکھو' باقی مسائل میں تم سے دیکھ لوں گا' یہ لا فعل پر آجائے یا اسم پر تف فعل کا بھی خیر نہیں اور اسم کا بھی دونوں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

لا شریک لہ ولا نظیر لہ ولا مثال لہ
ولا مثل لہ ولا شبیہ لہ لا ضد لہ
ولا ند لہ یہ تمام لا نفی جنس کے لئے ہیں'

کیا لا شریک لہ کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اللہ کا ظلی بروزی شریک ہے؟

یقیں دانم دریں عالم کہ لا موجود الا ہو
ولا مقصود فی الکونین لا معبود الا ہو
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

''الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔''⊙

ترجمہ: ''بے شک جو اللہ کے دوست ہیں اور اس کے حکم بسر و چشم مانتے ہیں' ان کو حق بیان کرنے میں کسی قسم کا خوف و حزن نہیں۔''

اب تو لا نبی بعدی کا معنی خوب ذہن نشین ہوا ہوگا۔

حضرات! قرآن کریم کے الفاظ و معانی دونوں پر ایمان' عقیدہ اسلام میں ضروری ہے' نہ صرف الفاظ پر ایمان لانا کافی ہے اور نہ صرف معانی پر بلکہ دونوں پر' یہ نہیں کہ الفاظ ہوں اللہ میاں کے اور معانی ہوں عطاء اللہ کے' یا الفاظ ہوں عطاء اللہ کے اور معانی ہوں اللہ میاں کے' نہیں نہیں! الفاظ و معانی دونوں اللہ میاں کے ہوں گے۔

تمہیں معلوم ہے کہ قرآن مخلوق نہیں' کیونکہ وہ قدیم کا کلام ہے' متکلم قدیم تو کلام بھی قدیم' کلام الٰہی کبھی تو فاطمہ الزہراء کے دروازے کے پاس حضور علیہ السلام پر اترا ہے' اور کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر' کبھی میدان جنگ میں تو کبھی مکہ اور مدینہ کی مقدس اور طیب گلیوں میں' جو گفتگو اللہ میاں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی ہے وہ ہے وحی الٰہی اس کا نام ہے قرآن کریم اور کلام۔

اللہ کے الفاظ تو قرآن مجید کی عبارت ہے اور اللہ کے معانی وہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہوں' نہ کہ مرزا غلام احمد نے۔ انزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم ''اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ کتاب تاکہ بیان کرے ان لوگوں کو اس کتاب کو۔'' لتبین للناس مانزل الیھم تاکہ تو ان کو اس کتاب کے معانی بیان کرے جو تجھ پر اتاری گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کے فرائض میں چار امور قرآن نے ذکر کئے ہیں:

ھو الذی بعث فی الامیین
رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ
ویزکیھم ویعلمھم الکتاب
والحکمۃ⊙ وان کانوا من قبل لفی
ضلل مبین⊙

ترجمہ: ''اللہ وہی ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا' جو ان کو اللہ کا کلام سناتا ہے اور ان کے دلوں کو کفر و شرک کے میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب

اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے' اس کتاب کے معانی بیان کرتا ہے' بے شک وہ اس سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کی دعا:

اس میں بھی یہی ذکر ہے: حضور علیہ السلام نے قرآن پاک کے جو معانی بیان کئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اشارے پر' آپ کے دھن مبارک سے ایک حرف بھی نہیں نکلتا مگر وہ اللہ کی بھیجی ہوئی وحی ہے۔ گویا وحی کی دو قسمیں ہیں۔ وحی متلو یعنی قرآن اور ایک وحی خفی وہ ہے حدیث۔ حضور علیہ السلام نے خاتم النبیین کی تشریح خود فرمادی۔ فرمایا انا خاتم النبیین مسلم شریف کی حدیث میں و ختم بی النبیون کا جملہ ہے۔

حضرات! تمام پیغمبر حضور علیہ السلام کی امت میں ہیں' دعویٰ سے کہتا ہوں' طالبعلمو! سنو تم کو کہہ رہا ہوں علماء و مشائخ کے سامنے کہہ رہا ہوں' اس لئے کہ سند ہو اگر غلط کہوں گا تو میری اصلاح فرمائیں گے۔

: "جب اللہ میاں نے انبیاء کی کانفرنس منعقد کی اور خود صدر بنے' پیغمبروں سے اقرار نامہ لیا' جب میں نے دیا تم کو کتاب اور علم شریعت پھر تمہارے پاس بڑی شان والا نبی آئے "رسول" میں تنوین تعظیم کے لئے ہے۔ اسم نکرہ پر ہزار معرفے قربان ہوں۔ مصدق لما معکم وہ نبی اس کتاب کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس کی تصدیق و تائید کرنا اور اس کی نصرت کرنا۔"

مسلمانو! یہ معنی ہے خاتم النبیین کا' قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی۔ میرے بعد کسی زمانے میں' کسی ملک میں نہ حقیقی نہ مجازی' نہ ظلی نہ بروزی وغیرہ نبی اور رسول نہیں۔ اس کے باوجود جب مرزا کہے کہ میں ظلی بروزی نبی ہوں تو کیا اس کی بات درست ہے؟ ظلی کے معنی سایہ والا ہمارے اوپر کیا ہے؟ سائبان اور شامیانہ' ہم کو آسمان نظر آتا ہے؟ نہیں کیونکہ ہم سایہ میں ہیں' ارے شامیانے سے باہر والو! تمہیں آسمان نظر آرہا ہے؟ ہاں! تم ہم سے اچھے ہوئے' تم مرزا سے بھی اچھے ہوئے' تم ظلی نہیں وہ ظلی تھا تو بھائی! شادی میں بھی ظلی بروزی ہوا اور تم بھی ظلی بروزی ہوئے۔ مرزا تو اس لئے ظلی بروزی تھا کہ اس کے درمیان اور شامیانے جیسا پردہ تھا' وہ برطانیہ کا نبی تھا نہ اللہ سے اس کا تعلق' نہ نبی سے اس کا تعلق۔ سایہ ہی سایہ پھر وہ کس طرح نبی ہوا؟ یہ کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ کا عکس ہوں۔

ارے بھائیو! کسی شے کا عکس بعینہ وہی شے ہوتا ہے' شیر کی تصویر بعینہ شیر کی ہوگی۔ ایسا نہیں کہ شیر کی تصویر گیدڑ کی ہو۔ ظلی ہو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اور طواف کرے گورنر کی کوٹھی کا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ و مدینہ میں پیغام الٰہی کو مخلوق تک پہنچانے کی راہ میں کتنی قربانیاں پیش کی ہیں' یہاں تک کہ احد کی لڑائی میں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے' بتاؤ مرزا نے اسلام کی اشاعت کے لئے کتنے جہادوں میں شرکت کی؟ ارے مرزا تو جہاد کو حرام سمجھتا رہا۔ اقبالؒ نے کہا تھا۔

آں ز ایران بود ایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ ویں از جہاد

یعنی بہاؤاللہ ایرانی جو ختم رسالت کا منکر تھا اس نے حج سے انکار کیا اور مرزا غلام احمد نے جہاد کا انکار کیا۔ حالانکہ رسول عربی فداہ ابی و امی کا ارشاد ہے:

﴿الجہاد ماض الی یوم القیامۃ﴾

جہاد قیامت تک قائم رہے گا۔

مرزا نے کہا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

مرزا کہتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

سنو! برطانیہ کے خودکاشتہ پیغمبر کے کفریات کو' میں نے اس کو برطانیہ کا خودکاشتہ پیغمبر نہیں کہا' وہ خود یہ لقب اپنے لئے منتخب کر بیٹھا ہے۔ سنئے کہتا ہے:

"غرض یہ ایک جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ ہے اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے سرکار دولت مدار ایسے خاندانوں کی نسبت' جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار اور جاں نثار ثابت کرچکی ہے اس خودکاشتہ پودا کی نسبت احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری کا لحاظ کرے۔"

برطانیہ نواز گورنر کی کوٹھی کا طواف کرنے والا' جہاد کو حرام سمجھنے والا' ملکہ وکٹوریہ کے نور کا مجذوب' کب حضور علیہ السلام کا عکس ہو سکتا ہے؟

مرزائیوں کے ساتھ عبث مباحثے مت کرو' ان سے صرف لا کا پوچھو' لام الف لا دو حرف ہیں۔ نہ لی ہے نہ لو ہے بلکہ لا ہے۔ اللہ ان دونوں (لام اور الف) کو ملنے کی توفیق نہ دے' جس پر بھی آجائیں اس کا خاتمہ ہی نکال کر چھوڑتے ہیں لا کی تلوار مارو۔ جہاں کوئی مرزائی ملے لا نبی بعدی کا پوچھو۔ بولنے میں دو کہنے لا مس لا بزن پہ بلا بزن۔

ختم نبوت جان ہے قرآن کی' بخاری' مسلم' ترمذی' ابو داؤد' نسائی اور ابن ماجہ حدیث کی تمام کتابوں کی جان ختم نبوۃ ہے۔ تفسیر واصول تفسیر' حدیث واصول حدیث' فقہ واصول فقہ' علم کلام وغیرہ تمام مذہبی علوم وفنون کی روح ختم نبوت ہے۔

ان مرزائیوں سے پوچھو کہ تمہارے باپ نے جو ترجمہ "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کا کیا ہے اس کو کیوں نہیں مانتے۔ غلام احمد نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں یہ ترجمہ کیا ہے کہ:

"مگر وہ رسول اللہ اور ختم کرنے والا نبیوں کا' یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔"

پھر مرزا کو کیا جنون ہوا کہ اپنی عبارت بھی اس کو یاد نہ رہی اور برطانیہ کے اشارے سے نبوت کا دعویٰ کیا۔

والذین یومنون بما انزل الیک اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں' اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے۔ وما انزل من قبلک اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں۔

حضرات! غور سے دیکھو کہ یہاں پر من بعدک کا لفظ نہیں بلکہ من قبلک کا لفظ ہے۔ جھگڑا ختم' مرزا کا مدا این احمد یہ کس طرح قرآن ہو سکتا ہے؟ ارے جو قبل ہے اس میں بھی ایک بات ضرور ہے وہ یہ کہ امام الانبیا ان کی تصدیق کرنے والے ہوں۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وما انزل من قبلک کے مصدق ہیں۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا خود اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے:

"واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم"

اس سے صاف معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام کے مصدق ہیں جب تصدیق ہو جائے تو پھر تائید کی ضرورت؟

وبالآخرة ھم یوقنون اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں' مرزا کہتا ہے کہ آخرت سے مراد مرزا غلام احمد ہے ارے حضور علیہ السلام تو فرماتے ہیں:

﴿لو کان بعدی نبیا لکان عمر بن الخطاب﴾
"میرے بعد اگر نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا"
"میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔"
﴿انا خاتم النبیین لا نبی بعدی﴾

اگر ساری رات اس مسئلہ ختم نبوت پر بولتا رہوں تو اس مسئلہ کا حق ادا نہیں کر سکتا یہ لمبی داستان ہے راتیں ختم ہو جاتی ہیں مگر مسئلہ ویسا کا ویسا تشنہ رہ جاتا ہے۔

شب وصال بہت کم ہے آسماں سے کہو
کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا

☆☆..................☆☆

ABDULLAH JEWELLERS
عبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No.86, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi.
Phone: 7512251

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No.85, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi.
Phone: 745543

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا ہیں؟ تو صدیقہ کائناتؓ نے فرمایا: "کان خلقہ القرآن" معلوم ہوا ایک طرف اللہ رب العزت نے آسمانی کتاب ہدایت قرآن مجید نازل فرمائی دوسری طرف چلتا پھرتا قرآن!! یعنی قرآن مجید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق ہے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا نہایت شستہ انداز میں تحریر کردہ مقالہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔...... (ادارہ)

آپ اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ بنظر عمیق کریں گے تو آپ اس حقیقت سے آشنا ہو جائیں گے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں دو چیزیں نمایاں اور صاف نظر آتی ہیں ایک یہ کہ مسلمانوں نے ہمیشہ اپنے سے دوگنی اور تگنی فوجوں کا مقابلہ مردانہ وار کیا لیکن تیغ اسلام ہر میدان میں فاتح رہی۔ یہ اس لئے کہ مسلمانوں کے تلوار والے ہاتھ اور بازو کی پشت پر ایمان کی لازوال قوت اور اخلاق اور حد اعتدال کا زور موجود تھا اور یہ غیر مغلوب ہتھیار ہیں۔ دوسرا یہ کہ مدنی زندگی نے مکی زندگی کی نسبت اشاعت اسلام میں بہت اہم کردار ادا کیا چنانچہ آپ جب مطالعہ کو وسیع کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ چودہ سال کی مسلسل تبلیغ نبوت کے بعد جس قدر مسلمان میدان بدر میں آئے ان کی تعداد محض تین سو تیرہ تھی۔ اس کے ایک سال بعد احد میں یہ تعداد سات سو ہو گئی' جنگ خندق میں دو ہزار فتح مکہ پر دس ہزار اور جنگ تبوک میں تیس ہزار یہ اس لئے کہ مکہ کی مظلوم زندگی کی بے قدریوں میں کفار عرب نے جن اخلاقی عظمتوں کو محسوس نہ کیا تھا جب انہی اخلاق کو تلواروں کے سائے میں فاتح پر چم تلے دیکھا تو وہ بہت متاثر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عزم و ثبات' عدل و مساوات' کریمانہ اخلاق اور اطاعت و فرمانبرداری کے نمونے ان سب اوصاف نے کفار کی کایا پلٹ دی' جو کچھ یوں تھے جنگ احد میں عبداللہ بن قمیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر تلوار سے وار کیا خود کی دو کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ

مولانا محمد اکرم طوفانی

وسلم کے چہرے اطہر میں چبھ گئیں۔ چاروں طرف سے پتھر اور تلواریں برس رہی تھیں جاں نثار صحابہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دائرے میں لے لیا اور حضرت ابودجانہؓ جھک کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بن گئے۔ حضرت طلحہؓ نے دشمن کی تلواریں اور تیر اپنے ہاتھوں پر روکے اور ایک ہاتھ کٹ کر گر پڑا' اس وقت آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری و ساری تھے:

"اے پروردگار عالم میری قوم کو معاف کردے یہ جو کچھ کر رہے ہیں بے خبری کے عالم میں کر رہے ہیں۔"

اور یہ منظر آسمان نے پہلی بار دیکھا کہ دشمن تیروں کی بارش سے لہولہان کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں اور تاریخ انسانیت کے بے مثال کامل انسان صلی اللہ علیہ وسلم' دشمن کی ہلاکت کی بجائے ہدایت کی دعا مانگ رہے ہیں۔"

اس کو یوں نقل کیا گیا ہے۔

"سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے"

اس طرح کا ایک اور واقعہ تاریخ نے محفوظ کیا ہے' ایک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ کو قبیلہ بنو خزیمہ میں اشاعت اسلام کے لئے روانہ فرمایا اور حضرت خالدؓ نے اجتہادی غلطی سے تلوار چلادی۔ حضور اکرم ﷺ کو جب یہ خبر موصول ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے قراری کے عالم میں دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا لئے اور فرمایا:

"اے پروردگار! میں خالد کے فعل سے بری ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیجا آپ نے ایک ایک مقتول کا خون بہا ادا کیا۔"

تاریخ ایسے واقعات پیش کرنے سے قاصر ہے' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کے یہ نمونے ہی انسانیت کے لئے ہدایت کا سبب بنے ایک سفر میں صحابہ کرامؓ نے کھانا پکانے کا انتظام کیا' جب صحابہؓ نے اپنی جماعت کے اندر تمام کام تقسیم کر دیئے تو میرے اور آپ کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم چپکے سے اٹھے اور جنگل کی طرف چل دیئے اور ایندھن کے لئے لکڑیاں چن کر لانے کا عزم ظاہر فرمایا۔ تو صحابہؓ نے دست بدست عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو آپ کے خادم موجود

ہیں' آپ کیوں تکلیف فرما رہے ہیں تو آپ ﷺ نے جو الفاظ فرمائے وہ بھی تاریخ کا حصہ ہیں فرمایا:

"مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے آپ کو تم سے ممتاز سمجھوں۔"

غزوہ بدر کے موقع پر سواریاں کم تھیں' تین تین آدمیوں کے حصے میں ایک ایک سواری آئی۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی اپنے ساتھ دو آدمیوں کو شریک کر لیا ان دونوں نے دست بدست عرض کی ہمارے آقا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار رہیں۔ ہم پیدل چلیں گے تو آپ ﷺ نے بے ساختہ فرمایا:

"نہ تم مجھ سے زیادہ پیدل چل سکتے ہو نہ میں تم سے کم ثواب کا مستحق ہوں۔"

ایک دن حضور اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے اس وقت آپ کے دست مبارک میں ایک پتلی سی لکڑی تھی' آپ نے ایک شخص کو پیچھے سرکنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اتفاق سے لکڑی کا سرا اس شخص کے منہ پر لگ گیا اور بالکل ہلکی سی خراش آگئی' جب آپ کی نظر اس کی خراش پر پڑی تو آپ نے اسی وقت فوراً فرمایا:

"بھائی مجھ سے بدلہ لے لو۔"

آخر وہ صحابہ کرامؓ بھی تو اسی عظیم مردم خیز یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے' صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے قصداً تو مجھے کچھ نہیں کہا' سہواً خراش آئی' میں نے تو لگتے ہی معاف کر دیا تھا۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ شریف آئے تو مہاجرین کی بے سروسامانی دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کے سپرد فرمایا اور یوں فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں۔ اس ارشاد کا یہ نتیجہ تھا کہ ہر انصاری اپنے بھائی مہاجر کو اپنے اپنے گھر لے گیا اور ہر چیز کو سامنے رکھ دیا کہ یہ آدھا تیرا ہے اور آدھا میرا ہے' خدا کی قسم پھر تاریخ کے سامنے وہ واقعات بھی آئے' جن کے لئے تاریخی صفحات تا ہنوز خالی تھے۔

سعد بن ربیعؓ کے ہاں دو بیویاں تھیں آپ نے عبدالرحمنؓ بن عوف کو کہا کہ اے میرے بھائی! میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں اور عدت کے بعد آپ اس سے نکاح کر لینا۔ مگر عبدالرحمنؓ نے منظور نہ کیا اور صرف اس قدر فرمایا کہ بھائی تمہاری ہر چیز تمہی کو مبارک ہو سامان کی تقسیم کے بعد صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہایت ہی مودبانہ طرز پر التماس کی کہ ہمارے باغ اور ہماری زمینیں بھی ہمارے بھائیوں میں تقسیم کر دی جائیں۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کو قبول نہ فرمایا۔ ایک مرتبہ ایک فاقہ کش شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ہوا اس وقت اتفاق سے حرم نبوی میں سوائے پانی کے کچھ موجود نہ تھا' اس واسطے طلحہ صحابیؓ اس مہمان کو اپنے گھر لے گئے۔ محض اتفاق سے ان کے گھر میں سوائے بچوں کے کھانے کے کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے بیوی سے فرمایا کہ دستر خوان لگا دو اور چراغ بجھا دو پھر وہ مہمان کے ساتھ کھانے کو بیٹھے۔ میاں بیوی اس طرح ظاہر کر رہے تھے کہ گویا کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان کو سارا کھانا کھلا دیا اور خود بھوکے رہے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ جنگ بدر میں معاذؓ نامی ایک نوجوان ابو جہل کو قتل کر کے نکلے ہی تھے کہ اس کے بیٹے عکرمہ کی تلوار ان کے شانے پر آئی تمام شانہ کٹ گیا' مگر بازو ایک گوشت کے تسمے سے لٹکا رہ گیا۔ معاذؓ نے پاؤں کے نیچے ہاتھ رکھ کر زور سے کھینچا اور بازو توڑ کر الگ پھینک دیا' پھر جہاد میں مصروف ہو گئے۔ تاریخ ایسے کارنامے پیش کرنے سے قاصر ہے' یہی وجہ ہے کہ ایسے واقعات عجوبہ لگتے ہیں۔ جنگ احد میں مسلمان کفار سے ٹکرا چکے تھے' ایک مسلمان پاس ہی کھڑا بے پرواہی کے عالم میں کھجوریں کھا رہا تھا اس نے پوچھا:

"میرے آقا (ﷺ)! اگر میں مارا گیا تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں یہ سنتے ہی مجاہد نے کھجوریں پھینک دیں' کون انتظار کرے؟ اور بے خودی کے عالم میں دشمنوں پر ٹوٹ پڑا اور شہید ہو گیا۔"

یہ ہیں اس عظیم اور جری بہادروں کے خدوخال کہ جس کے جاہ جلال نے چند ہی سال بعد قیصر و کسریٰ کے جاہ و جلال کو قدموں میں روندھ ڈالا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی ایسے جذبے پیدا فرمائے اور کاش کہ ہمارے حکمران اور ان کے حواری کلی نہ سہی تو جزوی طور ہی پر اپنے تعلقات اور احکامات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز حکومت پر لے آئیں تو انشاء اللہ کامیابی کلی طور پر حاصل ہو سکتی ہے۔

☆☆.........☆☆

بقیہ : گاندھی کا بیٹا

بہ منظر عمیق دیکھنے لگا جس کی بنیادیں ۳ ہزار سال قبل مسیح سے ہندو معاشرہ میں پیوست تھیں اور اسی مذہب کے عقائد ' تین خداؤں کی حقیقت اور ہندو مذہب کی قدیم کتابوں مثلاً وید ' رامائن ' یگ وید اور گیتا کا گہرا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ مع ہذا ہندو مذہب کے بدھ دھرم سے تصادم کو بھی اپنی عقل و ذہن کی کسوٹی پر پرکھنے لگا جو کہ ۵ سو سال قبل مسیح سے لے کر مذہبی کشمکش کی صورت اختیار کر کے دھرمی لوگوں میں رسہ کشی اور دھرمی سماج میں ہنگامہ آرائی کا سا سماں پیدا کر رہا تھا۔ جبکہ اسی کشمکش کے دوران بدھ دھرم نے وید مذہب کو شکست و ہزیمت دے کر اس کی جگہ تسلط جما لیا تھا اور اپنی مذہبی رسومات ' قوانین و قواعد "منو" کی صورت میں ظاہر کر دیئے تھے۔

ہندو دھرم کے جھگڑے :

ابتدا میں ہیرالال کی توجہ ہندو دھرم کے نظریات اور دھرمی مت بھید کی جانب نہ تھا۔ یہ نظریئے مثلاً لاتعداد خدا ' مذہب کی آڑ میں عام انسانوں کے ساتھ اجتماعی ظلم اور لوگوں میں طبقاتی تقسیم وغیرہ تھے۔ پہلے پہل ہیرالال کو یہ سوچ تو کیا پتہ تک نہ تھا کہ ہندو دھرم غلط اور باطل ہے ' جس کا واحد سبب یہ تھا کہ وہ خود بھی برہمن خاندان سے تھا جو کہ ہندو مذہب میں مقدس مانا جاتا ہے۔ لہذا انہیں مذہبی تقدس کے باعث بہت کچھ فائدہ معاشی و معاشرتی ہو رہا تھا۔ جیسا کہ اکرام و تعظیم ' عزت و منزلت ' دولت و ثروت ' دامے درمے ہدایا و تحائف کا عوام و خواص سے ملنا وغیرہ۔

ہیرالال وکالت پاس کرنے تک اپنے تدریسی مشاغل میں ہمہ تن مصروف رہا ' وکالت کے امتحان میں کامیابی کے بعد شادی کی اور ساتھ ہی وکالت کے پیشہ کا باعدہ آغاز کیا۔ فارغ اوقات میں وہ علم و ادب سے بھی دلچسپی زیادہ تر رکھنے لگا۔

وکالت نے ان کو سماج کی حالتِ زار اور اجتماعی برے ماحول کو قریب سے معلوم کر سکنے کا موقعہ فراہم کیا۔ ایسا ماحول اور سماج جس میں اس کے ہم وطن عام آدمی رات دن بسر اوقات کر رہے تھے۔ اور ہیرالال کو اس ظلم کی چکی کو بھی نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا جس میں ہندو لوگ دوسرے مذہبی لوگوں کے مقابلہ میں ری طرح پس رہے تھے

باقی آئندہ

بقیہ : ذمہ دار کون؟

اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے۔"

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اسلام کا قبول کرنا اللہ تک رسائی کے لئے غیر ضروری ہے۔ یہ اسلام کی جڑ کاٹنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیمات کو جھٹلانا ہے۔

میری گزارش ہے کہ اس گستاخ رسول ' اسلام دشمن کفر کے ایجنٹ ریاض احمد گوہر شاہی نامی اور اس کے معاونین حاجی فضل حسین ' محمد عارف میمن ' وصی محمد قریشی ' سید ظفر کاظمی اور اس کی مجلس مشاورت کے اراکین قمر احمد خان ' محمد یونس قادری ' محمد شفیق قادری ' مقصود احمد خان ' محمد ناصر قادری ' محمد ارشاد لودھی ' سید قاسم علی ' محمد رفیق گوہر اور اس کے دیگر خصوصی معاونین کو گرفتار کر کے باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے اور ان کی نام نہاد حامی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام کی اور اس کی تمام سرگرمیوں کو روک کر خلاف قانون قرار دیا جائے اور اس کی تمام کتابوں ' کتابچوں ' آڈیو ' ویڈیو کیسٹوں کو بحق سرکار ضبط کیا جائے۔ ورنہ یہ فتنہ جب سر سے اونچا ہو گیا تو ملک میں ناقابل تصور خون ریزی اور فسادات کی آگ بھڑک سکتی ہے۔ جیسا کہ خود گوہر شاہی نے اپنے پندرہ روزہ ترجمان ۱۶ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۹ء کے اندر شہ سرخی کے ساتھ یہی بات کہی ہے۔

مجھے امید ہے کہ ملک و ملت کی بہتری اور ناموس رسالت ﷺ کے بہترین مفاد میں میری گزارش کو قبول کر لیا جائے گا۔

فقط

والسلام

علامہ احمد میاں حمادی

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے ' خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
پتہ : صرافہ بازار میٹھادر ' کراچی 2:
فون: 745080

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت' رفع و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء و اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع و مانع مسکت' دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف...... عقیدہ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب...... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بد دین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج...... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت و فتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د...... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ' مولانا سید محمد علی مونگیریؒ' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' مولانا محمد چراغؒ' مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ' مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ...... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا' اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدابخش' مولانا جمال اللہ الحسینی' ' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا' مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہوگی۔

نوٹ : پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ : ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان' فون: 514122

ردقادیانیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے رد قادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ سے ایک کلاس جاری کی جارہی ہے۔ یہ کلاس ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کو اختتام پذیر ہوگی۔
- جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جدامیں سندیافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ان حضرات کو قیام و خوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔
- جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
- تعلیم یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ کو شروع ہو جائے گی۔

درخواست ورابطہ کے لئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون :514122